باب نمبر 47

بچوں کے مابین سرگرمیاں

اساتذہ اور بچوں کو، معذور بچوں کو سمجھنے میں مدد دینا:

جو بچہ دوسروں سے مختلف ہوتا ہے اس کے ساتھ دوسرے بچے بہت ظالم یا بہت اچھے ہو سکتے ہیں۔ وہ تنگ کرنے، ہنسنے، نقل اتارنے یا جسمانی نقصان پہنچانے کے ذریعے ظالم ہو سکتے ہیں۔ لیکن معذور بچوں کو اکثر اپنے کھیلوں اور سرگرمیوں میں شامل نہ کرکے، ان کو مسترد کر کے یا ایسا ظاہر کرنا جیسے ان کا وجود ہی نہ ہو کے ذریعے ظلم کرتے ہیں۔

اکثر بچے بے رحمانہ انداز اس لئے اپناتے ہیں کیونکہ وہ اس چیز سے خوفزدہ ہوتے ہیں جس کو وہ نہیں سمجھ سکتے۔ جب وہ مختلف بچے کو ذرا بہتر سمجھنے لگتے ہیں تو ظالمانہ رویہ رکھنے والے بچے اس کے بہترین دوست اور معاون بن سکتے ہیں۔

یہ ضروری ہے کہ ہر علاقے میں بچوں کو ان افراد کو سمجھنے کا موقع ملے جو ان سے کسی بھی حوالے سے مختلف ہوتے ہیں مثلاً رنگ، لباس، عقیدے، زبان، حرکتیں یا صلاحیتیں۔

بچوں کے مابین سرگرمیاں بچوں کے ایک گروپ میں معذور بچوں کی حوصلہ افزائی اور ان کے لئے مفید ہونے کے طریقے سیکھنے کا ایک اچھا طریقہ ہے۔

بچوں کے مابین سرگرمیاں ایک غیر رسمی تعلیمی پروگرام ہے جس میں سکول جانے کی عمر کے بچے دوسرے بچوں خصوصاً چھوٹے بچوں اور خصوصی ضروریات رکھنے والے بچوں کی صحت کی حفاظت اور دیکھ بھال کرنے کے طریقے سیکھتے ہیں۔ بچے اپنے مقامی حالات کے مطابق احتیاطی اور علاج کے آسان طریقے سیکھتے ہیں۔ وہ جو کچھ سیکھتے ہیں دوسرے بچوں اور خاندان کے افراد کو بھی سکھاتے ہیں۔

بچوں کے مابین سرگرمیوں کا پروگرام بچے کے بین الاقوامی سال 1979ء میں شروع ہوا تھا۔ بچوں کی صحت کے بارے میں ایک کتاب کے ادیب ڈیوڈ مورلے نے کئی ممالک سے ہیلتھ ورکرز اور معلموں کے ایک گروپ کو اکٹھا کیا۔ انہوں نے ایسے رہنما اصول یا سرگرمیوں کے پرچے وضع کئے جن کو اساتذہ اور ہیلتھ ورکرز مختلف ممالک اور حالات میں بچوں کے لئے تبدیل کر سکتے ہیں۔

معذور بچوں کے بارے میں سرگرمیوں کے چھ پرچے تیار کئے گئے ہیں جن میں مندرجہ ذیل چیزیں شامل ہیں۔

- ☆اپاہج بچے۔
- ☆پولیو: بچے کیسے مدد کر سکتے ہیں۔
- ☆ بچے کی سماعت اور بینائی معلوم کرنا۔
- ☆ آنکھوں کی دیکھ بھال کرنا۔
- ☆ شدید بہرے بچے کی مدد کرنا۔
- ☆ بچے کے احساسات کو سمجھنا۔

یہ مجموعہ مندرجہ ذیل پتہ پر دستیاب ہے۔

Teaching Aids at law cost (TALC) P.O Box 49, St. Albans, Herts. Ali4Ax, United kingeom.

معذوریوں کی روک تھام کے بارے میں TALC سے دستیاب سرگرمیوں کے دوسرے پرچے مندرجہ ذیل ہیں:

☆ہمیں کیسے معلوم ہو کہ ہمارے بچے کو کافی خوراک مل رہی ہے؟

☆بچوں کے لئے زیادہ صحت مند خوراک۔

☆تے اور دست والے بچوں کی دیکھ بھال۔

☆حادثات،

☆اپنا محلہ بہتر بنانا۔

☆ چھوٹے بچوں کے ساتھ کھیلنا۔

☆ چھوٹے بچوں کیلئے کھلونے اور کھیل۔

☆ کھیلنے کی جگہ۔

☆ بیمار بچوں کی دیکھ بھال۔

☆ بہتر صحت کی عادات۔

بچوں کے مابین سرگرمیاں مندرجہ ذیل متعارف کرا سکتے ہیں۔

☆سکول کے بچوں میں سکول کے اساتذہ۔

☆ جن بچوں نے سکول میں سرگرمیوں کی مشق کی ہو وہ سکول کے چھوٹے بچوں یا سکول نہ جانے والے بچوں میں متعارف کر سکتے ہیں۔

☆ہیلتھ ورکرز یا بحالی کارکن۔

☆والدین یا معاشرے کے دوسرے متعلقہ افراد

معذوری سے متعلق بچوں کے مابین سرگرمیوں کے مندرجہ ذیل مقاصد ہوتے ہیں:

☆ مختلف معذوریوں کے بارے میں آگہی حاصل کرنا اور معذور ہونے کے کیا اثرات ہو سکتے ہیں۔

☆ یہ سیکھنا کہ اگرچہ کچھ کام کرنے میں معذور شخص کو دشواری ہو سکتی ہے لیکن دوسرے کام بہت عمدگی سے کر سکتا ہے۔

☆ایسے طریقوں کے بارے میں سوچنا کہ بچہ آپ کی زندگی کا حصہ ہونا محسوس کرے،

بچوں کے مابین سرگرمیوں کے پرچے سے اقتباس

حادثات

مندرجہ ذیل کی اہمیت جاننے میں بچوں کی مدد کریں۔

☆اس بات کو یقینی بنائیں کہ ان کے چھوٹے بہن بھائی آگ کے بہت قریب نہ جائیں۔

☆ ماچس چھوٹے بچوں کی پہنچ سے دور رکھیں۔ (ماچس رکھنے کیلئے چھوٹی ٹوکری یا دیوار پر اونچی طاق لگائی جا سکتی ہے۔)

☆ماہی توا کے دستے مڑے ہونے چاہئیں تاکہ بچہ ان کو کھینچ نہ سکے۔

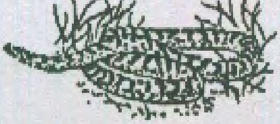

☆ سانپ، بچھو اور کھلیوں کی جگہوں کے بارے میں بچوں کو خبردار کریں۔

☆ راستوں سے گھاس اور جھاڑیاں صاف کریں۔

☆اس بات کو یقینی بنائیں کہ ادویات اور کیڑے مار ادویات جیسے زہر بچوں کی پہنچ سے دور ہوں اور مشروبات کی بوتلوں میں مٹی کا تیل مت ڈالیں۔

ان کے کھیل، پڑھائی اور دوسری سرگرمیوں میں حصہ لیں اور چیزوں کو بہتر کرنے کا انتظام کریں۔

☆ کسی بھی ایسے بچے کے دوست اور محافظ بننا جو مختلف ہو یا جس کی خصوصی ضروریات ہوں۔

کئی ممالک میں بحالی کے پروگراموں میں لوگوں نے بچوں کے مابین سرگرمیوں کے اپنے زیادہ مکمل پرچے وضع کئے ہیں۔ یہاں ہم نے کینیا، فلپائن اور میکسیکو میں بنائے گئے پرچے ملائے ہیں۔ اس باب میں ہم نے مندرجہ ذیل سرگرمیاں شامل ہیں۔

☆ خاص مسائل والے بچوں کو سمجھنا۔

☆ جن بچوں کو سمجھنے میں دشواری ہوتی ہے۔

☆ بچوں کی سماعت اور بینائی معلوم کرنا۔

بچوں کے مابین سرگرمی، خاص مسائل والے بچوں کو سمجھنا

گروپ مباحثہ:

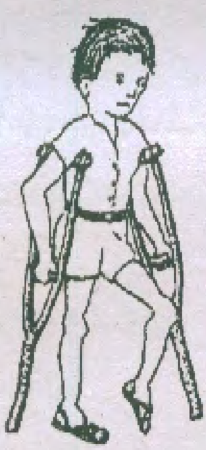

بچوں کی کلاس یا گروپ کی حوصلہ افزائی کریں کہ ایسے بچوں کے بارے میں جن کو کوئی خاص مسئلہ یا معذوری ہوتی ہے، اس طرح کے سوالات پوچھیں:

☆ کیا آپ کسی ایسے بچے کو جانتے ہیں جو چل یا بھاگ یا بات نہیں کر سکتا یا دوسرے بچوں کے ساتھ کھیل نہیں سکتا؟

☆ یہ بچہ آپ کی طرح کام کیوں نہیں کر سکتا؟

☆ کیا اس کے لئے بچے کو الزام دیا جا سکتا ہے؟

☆ دوسرے بچے اس بچے کے ساتھ کیسا سلوک کرتے ہیں؟ کیا وہ اس کے ساتھ اچھی طرح پیش آتے ہیں؟ کیا وہ بے رحم ہیں؟ کیا وہ اس کا مذاق اڑاتے ہیں؟

☆ اگر آپ کے ساتھ ایسا مسئلہ ہوتا تو آپ کیسا محسوس کرتے؟ آپ اپنے ساتھ دوسرے بچوں کا کیسا رویہ چاہیں گے؟ کیا آپ چاہیں گے کہ وہ آپ پر ہنسیں؟ کیا آپ چاہیں گے کہ وہ آپ کو توجہ نہ دیں؟ کیا آپ چاہیں گے کہ وہ آپ پر افسوس کریں؟ کیا آپ چاہیں گے کہ وہ آپ کے ساتھ کام کریں اور آپ کے دوست بنیں؟

کھیل اور کردار ادا کرنا:

بچے اس وقت خاص مسئلے والے بچے کو بہتر طور پر سمجھ سکتے ہیں۔ اگر وہ خود کو ان کی جگہ کھڑا کر کے سوچیں وہ ایسا کھیل کھیل سکتے ہیں جس میں ایک بچہ اپاہج ہونے کی اداکاری کرے۔ مثلاً ایک بچے کی ٹانگ کے ساتھ لکڑی باندھ لیں۔ پھر اس کو کھیل میں بھگائیں۔

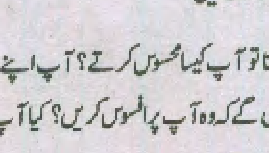

دوسرے بچے اس کے ساتھ مختلف طریقوں سے اداکاری کرتے ہیں۔ کچھ دوستانہ رویہ رکھتے ہیں۔ کچھ اس کو نظر انداز کرتے ہیں کچھ اس کا مذاق اڑاتے ہیں۔ کچھ اس کی مدد کرتے ہیں۔ کچھ اس کو اپنے کھیل میں شامل کرتے ہیں۔ بچوں کو خود سوچ کر اس پر عمل کرنے دیں۔

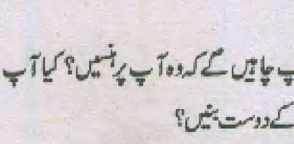

چند منٹ بعد ایک اور بچہ معذور ہونے کی اداکاری کرسکتا ہے۔ کئی بچوں کو باری باری معذور ہونے کی اداکاری کرنے دیں۔ کوشش کریں کہ معذور بچہ حقیقی دکھائی دے۔

بچوں سے یہ بھی پوچھیں کہ وہ معذور بچوں کے لئے چیزیں آسان بنانے میں کیا مدد کرسکتے ہیں۔ ان کی مختلف تجاویز کو آزمائیں۔ مثلاً

ہم اس کو ایسے کھیل میں شامل کرسکتے ہیں جس میں اس کی معذوری رکاوٹ نہ بنے۔

ہم سب اس کی طرح معذور ہوسکتے ہیں یا اس کو کوئی فوقیت دے سکتے ہیں تاکہ ہم برابر ہوسکیں۔

جیسے ہم سب
اپنے منہ باندھ
سکتے ہیں۔

ہمیں اس پر نہیں ہنسنا چاہیئے بلکہ اس کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیئے۔

پکڑ لیا

زیادہ شدید جسمانی معذوری کے لئے بچوں کو ایسے طریقے تلاش کرنے چاہئیں کہ ان کو اس معذوری کی حقیقت معلوم ہوسکے۔ مثلاً جس بچے کی ٹانگیں تقریباً بے کار ہوں اس کے بارے میں جاننے کے لئے بچوں کے گروپ میں سے ایک کی ٹانگیں اس طرح باندھی جاسکتی ہیں۔

تمہارا مطلب ہے کہ میں اس طرح سکول جاؤں گی؟

پھر وہ اسی طرح روزمرہ کے کچھ کام کاج کرنے کی کوشش کرسکتا ہے۔ جیسے گھر میں گھومنا، لیٹرین جانا اور سکول جانا

بچے کے ساتھ اس کی مشکلات کے بارے میں بات کرنے کے بعد بچے ایسے طریقے ڈھونڈنے کی کوشش کرسکتے ہیں جن سے اس کو حرکت کرنے میں آسانی ہو۔

ہم اس کو روزانہ ٹھیلے یا ریڑھی میں بٹھا کر سکول لے جا سکتے ہیں۔

ہم سب باری لے سکتے ہیں۔مزہ آئے گا۔

ہم سب بچے مل کر چندہ اکٹھا کریں گے تا کہ اس کے لئے پہیوں والی کرسی خرید سکیں۔ پھر اس کو زیادہ مدد کی ضرورت نہیں ہوگی۔

یا ہم پرانی کرسی اور سائیکل کے ٹائروں سے اس کے لئے پہیوں والی کرسی بنا سکتے ہیں۔میرے ابو ترکھان ہیں وہ ہماری مدد کریں گے۔

نوٹ: اپنے اساتذہ اور والدین کی مدد سے بچے معذور بچوں کے لئے سادہ پہیوں والی کرسیاں اور آسانی پیدا کرنیوالی دوسری اشیاء بنا سکتے ہیں۔

یاد رکھیں: شدید معذوری والے بچے کے ساتھ دوسرے بچے عموماً اچھا رویہ رکھتے ہیں۔وہ اکثر کم شدید مسئلے والے بچے مثلاً لنگڑا بچہ، کے ساتھ زیادہ بے رحم رویہ رکھتے ہیں۔

بچوں کو معذور۔بچے کے مخصوص مسائل سمجھنے میں مدد دیں۔

مثلاً اگر بچے کی ٹانگیں اکڑی ہوں اور گھٹنے آپس میں جڑے ہوں تو ایک اور بچے کے گھٹنے باندھ کر اس کو چلنے کی کوشش کرائیں۔

جس بچے کو توازن برقرار رکھنے (فالج) میں دشواری ہو، اس کے مسائل سمجھنے کے لئے بچوں میں سے ایک لٹکتے تختے یا دوسری ہلتی سطح پر چلائیں۔

یہ مشکل ہے! مجھے ڈر ہے کہ میں گر جاؤں گا۔

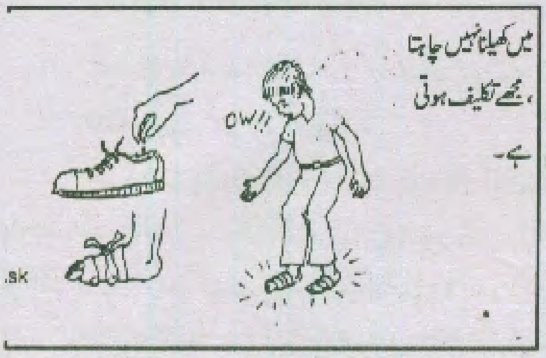

اگر گاؤں میں کسی بچے کے جوڑوں میں سوزش ہو، کچھ بچے اپنے جوتوں میں چھوٹے کنکر ڈال سکتے ہیں یا اپنے پیروں کے نیچے چھوٹے کنکر باندھ سکتے ہیں۔ پھر دوسرے بچے اس کو کھیلنے اور دوڑنے کی دعوت دے سکتے ہیں۔ بچوں سے پوچھیں کہ جوڑوں میں سوزش والا بچہ کھیلنا کیوں نہیں چاہتا ہوگا۔

بچوں سے پوچھیں کہ کیا وہ ایسے بچوں کو جانتے ہیں جو ان کی طرح اپنے ہاتھ استعمال نہیں کر سکتے؟ اگر جواب "ہاں" میں ہو تو ایسے بچے کے مسائل کا تجربہ کرنے میں ان کی مدد کریں۔ دو بچوں سے مل کر کام لیں۔

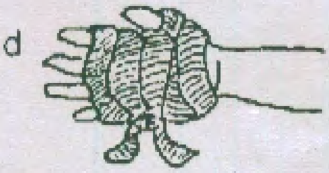

ایک بچہ دوسرے بچے کے ہاتھ اور انگلیوں کو اس طرح کپڑے سے باندھ سکتا ہے کہ اس کو اپنی انگلیاں ہلانے میں دشواری ہو۔

اب بچے سے اس طرح کے کام کروانے کی کوشش کریں:

- ☆ لکھنا
- ☆ کتاب کے اوراق پلٹنا
- ☆ کپ میں پانی بھرنا
- ☆ کھانا
- ☆ جیب سے کوئی چیز نکالنا
- ☆ قمیض کے بٹن بند کرنا

بٹن لگانے کے اوزار

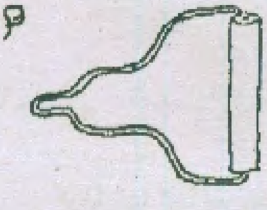

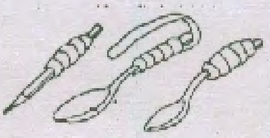

بچوں کو چیزیں آسان بنانے کے طریقے تلاش کرنے دیں۔ مثلاً چمچ یا پنسل کے ارد گرد کپڑا یا ربڑ کی ٹیوب کے ٹکڑے چڑھائیں تا کہ پکڑنا آسان ہو سکے۔

وہ کام جو معذور بچے اچھی طرح کرتے ھیں:

معذور بچہ ہر کام دوسرے بچوں جیسا اچھی طرح نہیں کر سکتا۔ لیکن اکثر ایسی چیزیں ہوتی ہیں جو وہ اتنی ہی عمدگی سے یا بہتر کر سکتا ہے۔ بچوں کو ایسی مثالیں سوچنے کا موقع دینے کی کوشش کریں۔

بیساکھیوں کی مدد سے چلنے والا کمزور ٹانگوں والے بچے کے ہاتھ اور بازو اکثر بہت مضبوط ہو جاتے ہیں۔

یا اندھا بچہ چیزیں بہت عمدگی سے سننا سیکھ سکتا ہے۔

معذور بچے پر رحم کھانے اور صرف اس کی کمزوریوں کو دیکھنے کے بجائے اس کی خوبیوں کی نشاندہی اور حوصلہ افزائی کرنا بہتر ہوتا ہے۔

تمام بچوں کے نام خط:

آپ کی طرح اپاہج بچے کو بھی دوستوں، کھیل کود اور خوشی کی ضرورت ہوتی ہے۔ اپنے کھیلوں اور مہمات میں ایسے بچے کو شامل کرنے کی کوشش کریں۔ بچے کو زیادہ سے زیادہ خود کرنے دیں اور صرف ضرورت کے مطابق اس کی مدد کریں۔ لیکن یاد رکھیں کہ وہ آپ کی طرح ہر کام نہیں کرسکتا۔ خطرات سے اس کی حفاظت کریں مگر بہت زیادہ حفاظت مت کریں۔ ضرورت سے زیادہ حفاظت کسی بھی بچے کی صحت کے لئے خطرناک ہوتا ہے۔ جس طرح بچوں کو اپنے جسموں کی نشوونما کے لئے خوراک کی ضرورت ہوتی ہے۔ ویسے ہی ان کو ذہنوں کی نشوونما کے لئے مہمات کی ضرورت ہوتی ہے۔ (شکریہ)

تیراکی:

کمزور یا مفلوج ٹانگوں والے کئی بچے عمدگی سے تیرنا سیکھ سکتے ہیں۔ بیساکھیوں کے استعمال سے ان کے بازو غیر معمولی طور پر مضبوط ہو جاتے ہیں اور وہ پانی میں آسانی سے دوسرے بچوں کے برابر رہ سکتے ہیں لیکن بعض اوقات ان کو پانی تک پہنچنے میں دشواری ہوتی ہے یا دوسرے بچے ان کو دعوت دینا بھول جاتے ہیں۔

خاص مسئلے والے ایسے بچے کے ساتھ دوستانہ لہجہ یا تھوڑا اضافی وقت یا توجہ سے بہت فرق پڑ سکتا ہے اور ہر کوئی اس سے خوش ہو سکتا ہے۔

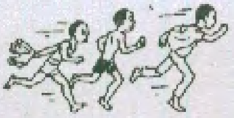

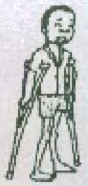

کردار ادا کرنا اور بچوں کا تھیٹر:

معذور بچے کو اپنی خوشی میں شامل کرنے کی اہمیت جاننے کے لئے بچوں کا گروپ مختلف امکانات پر عمل کرسکتا ہے۔ مثلاً اوپر دی گئیں تصاویر کو وہ حقیقت کا روپ دے سکتے ہیں۔ یہ کردار ادا کرنے کے بعد بچے آپس میں اس بات پر بحث کرسکتے ہیں کہ معذور بچے اور دوسرے بچوں نے دونوں متبادل میں سے کونسا بہتر محسوس کیا اور کیوں؟

میکسیکو کے گاؤں اجویا کی تصاویر

یا وہ کوئی خاص مشکل، رکاوٹ یا چیلنج حل کرنے کی کوشش کرسکتے ہیں۔

مثلاً ایک ذہین لڑکی ہے جو اپنے بازو یا ہاتھ قابو نہیں کرسکتی لیکن وہ اپنا سر اور ایک پیر کافی عمدگی سے ہلاتی ہے۔ کیا بچے ایسا طریقہ تلاش کرسکتے ہیں کہ اس کو لکھنے میں مدد مل سکے؟ یہ مسئلہ حل کرنے کے لئے کلاس 3 یا 4 گروپوں میں تقسیم ہوجاتی ہے۔

ایک گروپ اس کو سر کے ذریعے لکھنے میں مدد دینے کا سوچ سکتا ہے۔ دوسرا منہ کے ذریعے اور ایک پیر کے ذریعے

ان طریقوں سے بچے مسائل کے حل میں مدد دینے کے لئے اپنے ذہن استعمال میں لائیں گے۔

اگر کچھ بچوں کی کردار نگاری بہت اچھی ہو یا اہم نکات کا اچھا مظاہرہ کرتے ہیں تو ان کو مزید بہتر کیا جاسکتا ہے۔ اس کے بعد وہ دوسری جماعتوں، والدین کے گروپوں، صحت کے مرکز میں یا شاید پورے گاؤں کو خاکوں کی شکل میں یا بچوں کے تھیٹر میں پیش کرسکتے ہیں۔

اگلے باب میں دو خاکوں کی مثالیں دی گئی ہیں جو میکسکو کے گاؤں اجویا میں سکول کے بچوں نے ہیلتھ ورکرز اور معذور بحالی کارکنوں کے ساتھ مل کر پیش کیے تھے۔

اپنی نئی سمجھ کو عمل میں لانا:

جب بچے ایک مرتبہ بحث مباحثے، کھیل، کردار نگاری اور کہانیوں کے ذریعے معذور بچوں کی ضروریات اور امکانات کی زیادہ آگہی حاصل کرلیں، پھر وہ اپنی نئی سوچ عمل میں لانا شروع کرسکتے ہیں۔

بچوں سے پوچھیں کہ اگر وہ اپنے گاؤں یا قریبی گاؤں میں کسی معذور یا کوئی خاص مسائل رکھنے والے بچے کو جانتے ہیں۔

پھر ہر معذور بچے کو زیادہ سے زیادہ خوش اور اہل بنانے کے لئے ان بچوں کے ساتھ مختلف طریقوں پر بحث مباحثہ کریں۔ یہ بچے ہر بچے کے لئے اپنی تجاویز لکھ سکتے ہیں۔ بعد میں اس بچے اور اس کے خاندان کو بہتر طریقے سے جاننے کے بعد وہ اپنی تجاویز میں تبدیلی یا اضافہ کرسکتے ہیں۔

اگر معذور بچہ سیکھنے والے گروپ کے بچوں میں سے ایک کا بھائی یا بہن ہو تو اس بچے اور اس کے خاندان کے ساتھ کام شروع کرنا کافی آسان ہوسکتا ہے لیکن اگر ان بچوں میں سے کسی کا بھی معذور بچے کے ساتھ رشتہ نہ ہو تو ان کی مدد کرنے کے طریقے میں محتاط ہونا چاہیئے۔ استاد، ہیلتھ ورکر یا بحالی کارکن کی مدد سے دو یا تین بچوں کو پہلی ملاقات کرنی چاہیئے۔

معذور بچے اور اس کے خاندان کے افراد سے تجاویز ملنے کے بعد ان بچوں کو زیادہ مفید طریقے معلوم کرنے چاہئیں، البتہ امکانات کی مندرجہ ذیل فہرست سے آپ کو مدد مل سکتی ہے۔

☆ دوستی کریں۔ ایک یا زیادہ بچے معذور بچے کے قریبی ساتھی، دوست یا کھیل کے ساتھی بن سکتے ہیں۔

آج میں استاد کی جگہ پڑھتی ہوں اور تم میری جگہ پڑھو۔

یاد رکھیں کہ ہمیشہ دوستانہ رویہ رکھیں۔

☆ بچے سے باقاعدگی سے گھر پر ملیں۔

☆ بچے کو باہر لے جانے یا گھر پر اس کا خیال رکھنے میں خاندان کے افراد کی مدد کریں۔

☆ بچے کے سکول جانے اور سکول سے آنے کا طریقہ تلاش کریں۔

☆ معذور بچے کی خاص ضروریات پوری کرنے کے لئے سکول میں ایک یا ایک سے زیادہ بچے اس کے معاون بن سکتے ہیں۔

☆ اگر معذور بچے کے لئے سکول جانا ممکن نہ ہو تو سکول کے بعد بچے اس کو گھر پر پڑھانے کا پروگرام شروع کر سکتے ہیں۔ استاد کو اس کی منصوبہ بندی میں مدد کرنی چاہیئے۔

☆ بچے کو کھیلوں میں شامل کرنے کے طریقے تلاش کریں۔

☆ بچے کے لئے مفید کھلونے بنائیں اور اس کے ساتھ کھیلیں۔

☆ بحالی کے کھیل کا میدان یا تمام بچوں کے کھیلنے کا میدان بنائیں۔ معذور بچوں کو باقاعدگی سے کھیل کے میدان میں لے جائیں اور ان کے ساتھ مل کر کھیلیں۔

رسی سے اس طرح کا بنا ہوا جھولا ایسے بچے کے لئے مفید ہو سکتا ہے جس کی ٹانگیں کمزور ہوں اور خود چلنا سیکھنا چاہتا ہو۔

☆ کھیل کے میدان کیلئے سادہ سامان بنائیں اور گھر میں بچے کی ضرورت کے مطابق اس میں تبدیلی کریں۔

☆ بحالی کارکن یا بچے کے والدین کے مشورے سے بچے کی ضرورت کی ورزش یا دیکھ بھال میں مدد کریں۔

☆ بیساکھیاں، ریت کے تھیلے، پٹیاں یا پہیوں والی سادہ کرسی جیسی سہولت فراہم کرنیوالی اشیاء بنانے میں آپ مدد کر سکتے ہیں۔ بحالی کارکن سے مشورہ کریں۔ اگر وہ چیز بنانے میں مشکل ہو جس کی آپ کو ضرورت ہو تو بچے اپنے ہنرمند والدین سے مدد لے سکتے ہیں۔ ایک کمیٹی کی شکل میں ان کے پاس جائیں۔

☆ اپنے گاؤں میں معذوریاں روکنے کے لئے احتیاطی تجاویز پر عمل کریں یا احتیاطی اقدامات اٹھائیں۔

☆ اگر آپ کے گاؤں میں بحالی مرکز ہے تو سکول کے بچے سکول کے بعد باری باری رضاکارانہ طور پر وہاں کام کر سکتے ہیں۔ آپ کے لئے کام کرنے اور سیکھنے کے کئی طریقے ہیں سب سے زیادہ دلچسپی دکھانے والے بچے چھوٹے بحالی کارکن بن سکتے ہیں۔

شدید معذوریوں والے بچے:

کچھ بچے بہت زیادہ معذور ہوتے ہیں۔وہ چل یا تیر نہیں سکتے یا کئی کھیل نہیں کھیل سکتے۔لیکن بعض اوقات یہ بچے کچھ ،تاش یا پہیلیاں کھیلنا سیکھ سکتے ہیں۔

جو بچہ دوسروں کی طرح آسانی سے بول یا سوچ نہیں سکتا اس کے لئے سیکھنا خصوصاً مشکل ہوتا ہے۔ایسا بچہ بہت تنہا ہوتا ہے بعض اوقات جو بچہ نہیں بول سکتا وہ لوگوں کی توقعات سے بہت زیادہ سمجھ سکتا ہے۔اگر آپ کے قریب کوئی ایسا بچہ ہے،تو بچے باری باری اس کے پاس جا کر اس کے ساتھ بات کر سکتے ہیں یا کھیل سکتے ہیں۔اس کو معلوم ہونا چاہیئے کہ آپ اس کا خیال رکھتے ہیں۔

مسائل والے بہت چھوٹے بچے:

بعض اوقات ایک چھوٹا بچہ نشوونما میں دوسروں کی نسبت سست ہوتا ہے۔اس کے ذہن یا جسم یا دونوں کی بڑھنے کی رفتار سست ہو سکتی ہے۔ایسا بچہ بیٹھنا،اپنے ہاتھوں کا استعمال،گھٹنوں کے بل چلنا،باتیں کرنا یا چلنا شروع کرنے میں گاؤں کے دوسرے بچوں سے پیچھے ہوتا ہے۔

جن بچوں کی نشوونما کی رفتار سست ہوتی ہے ان کو خصوصی دیکھ بھال کی ضرورت ہوتی ہے۔اگر ممکن ہو تو ان کے والدین کو بحالی کارکن یا جسمانی معالج سے مشورہ کرنا چاہیئے لیکن کئی ایسی چیزیں ہیں جو بھائی،،بہن اور دوسرے بچے کر سکتے ہیں۔

ایسے بچوں کو بہت زیادہ توجہ کی ضرورت ہوتی ہے ان کے ساتھ کھیلنا چاہیئے یا کھیلنے میں ان کی مدد یا حوصلہ افزائی کرنی چاہیئے۔ان کی توجہ حاصل کرنے کے لئے سادہ کھلونوں یا شور پیدا کرنے والی اشیاء کی ضرورت ہوتی ہے۔ان کے ساتھ بہت باتیں کرنی چاہئیں۔ان چیزوں سے بچے کی نشوونما تیز کرنے میں مدد ملے گی اور یہ سب چیزیں دوسرے بچے کر سکتے ہیں۔

سرگرمی کے اگلے پرچے میں سست ذہنی نشوونما یا سمجھنے میں دشواری والے بچے کے بارے میں زیادہ بتایا گیا ہے۔

نئے کام کرنے میں معذور بچے کی مدد کرنا:

نئے کام کرنا سیکھنے میں بچے کوئی خاص مسئلہ رکھنے والے چھوٹے بچے کی کئی طریقوں سے مدد کر سکتے ہیں۔یہاں کچھ تجاویز دی گئیں ہیں:

☆**ان کو پر لطف بنائیں**:اگر ورزشوں کو کھیل میں تبدیل کیا جا سکتا ہے تو بچہ جلدی سیکھے گا اور ہر ایک ان سے زیادہ لطف اندوز ہوگا۔

☆**اپنی مدد آپ**:صرف ضرورت کے مطابق معذور بچے کی مدد کریں۔بچے کی حوصلہ افزائی کریں کہ زیادہ سے زیادہ کام کرے۔

☆**آہستہ آہستہ**:یاد رکھیں کہ کچھ چیزیں معذور بچے کے لئے خصوصی طور پر مشکل ہوتی ہیں۔اس کی حوصلہ افزائی کریں کہ پہلے سے تھوڑا زیادہ کرے اور پھر اس سے تھوڑا زیادہ اگر آپ اس سے زیادہ کوشش کرائیں گے تو اس کی حوصلہ شکنی ہو سکتی ہے اور ہو سکتا ہے وہ کوشش کرنا چھوڑ دے۔

دو لکڑیوں پر رکھا گیا ایک سادہ ڈنڈا اس بچے کی خود انحصاری میں اضافہ کر سکتی ہے جس کو پاخانے کے لئے اکڑوں بیٹھنے میں دشواری ہوتی ہے۔

☆ **اس پر ظاہر کریں کہ آپ خیال رکھتے ہیں:** جب بچہ نئی چیزیں کرنا سیکھتا ہے تو اپنی خوشی کا اظہار کریں۔ جب وہ کوئی کام اچھی طرح کرے یا اچھی کوشش کرے تو اس کی تعریف کریں۔

☆ **ذہن اور جسم:** بچے کے ساتھ اکثر ایسے طریقوں سے کھیلیں، جن سے اس کے جسم اور ذہن دونوں کی نشوونما میں مدد مل سکے۔ اس کے ساتھ باتیں کریں اور اس کو کہانیاں سنائیں۔ اس کے دوست بنیں۔

میکسیکو میں بچے گھٹنوں کے بل چلنے والا کھیل کھیلتے ہوئے۔

ایک مثال: حنیف کو گھٹنوں کے بل چلنا سیکھنے میں دشواری ہو رہی ہے۔ مندرجہ بالا تجاویز استعمال میں لاتے ہوئے ہم کس طرح اس کی مدد کر سکتے ہیں؟ شاید اس کے بہن بھائی یا دوسرے بچے اس کے ساتھ گھٹنوں کے بل چلنے والے کھیل کھیل سکتے ہیں۔

جب وہ گھٹنوں کے بل چلنے کی کوشش کرے تو دو بچے اس کے وزن کا کچھ حصہ اٹھا سکتے ہیں ایک اور بچہ پھل یا کھلونا پکڑ کر اس کی حوصلہ افزائی کرتا ہے کہ وہ گھٹنوں کے بل چلے۔ پھل کے جانب اس کو گھٹنوں کے بل چلنے کے لئے پکاریں جب وہ کوشش کرے تو اس کی تعریف کریں۔

روزانہ یہ کھیل کھیلیں۔ جب حنیف مضبوط ہو گا تو اس کے وزن کا کم حصہ اٹھانے کی ضرورت ہوگی۔ وقت گزرنے کے ساتھ وہ بغیر کسی مدد کے گھٹنوں کے بل چلنے کے قابل ہو جائے گا۔

نوٹ، اس کتاب کے حصہ اول، خصوصاً باب 34 اور 35 میں سست نشوونما والے بچے کی مدد کرنے کے طریقے بتائے گئے ہیں۔

کہانیاں سنانا:

نوجوان لوگوں کو معذور بچوں کی ضروریات اور امکانات سمجھنے اور ممکنہ امدادی اقدامات کیلئے کہانیاں سنانا ایک اور اچھا طریقہ ہے۔ آپ خود سے کہانیاں بنا سکتے ہیں۔ یا بہتر یہ ہوتا ہے کہ آپ اپنی کہانیاں معذور بچوں کی غیر معمولی کامیابیوں پر بنا سکتے ہیں۔ یا اگر بچوں کے گروپ معذور بچے کی زندگی بہتر کرنے میں کامیاب ہوئے ہوں۔ مندرجہ ذیل کہانی اس کی ایک مثال ہے۔

خاص مسائل رکھنے والے بچے کو سمجھنے والے بچوں کے مابین سرگرمی کے ساتھ استعمال ہونے والی ایک کہانی:

کریم اور دوسرے بچوں نے کس طرح سکول جانے میں فاطمہ کی مدد کی:

7 سال کی عمر میں فاطمہ کی دنیا بہت چھوٹی تھی۔ اس نے اپنے گاؤں کا تقریباً کوئی حصہ نہیں دیکھا تھا اس کو کبھی بھی کوئی کہیں نہیں لے کر گیا تھا۔ وہ زیادہ سے زیادہ ان جھاڑیوں تک گھٹنوں کے بل گئی تھی جو اس جھونپڑی کے قریب تھے جس میں وہ اپنے خاندان کے ساتھ رہتی تھی۔

فاطمہ تین بچوں میں سب سے بڑی تھی۔ ان کی جھونپڑی گاؤں کے آخری سرے پر تھی۔ اس جھونپڑی کی طرف بڑے راستے سے ایک لمبا پتھریلا راستہ جاتا تھا۔ جب وہ ایک سال کی تھی تو شاید اسی وجہ سے اس کے گاؤں میں آنے والے ہیلتھ ورکرز نے اس کو حفاظتی قطرے نہیں پلائے تھے۔

ابتداء میں فاطمہ ایک صحت مند اور تیز بچی تھی۔ دس مہینے کی عمر میں وہ چند لمحوں کے لئے بغیر کسی مدد کے اکیلے کھڑی ہو سکتی تھی اور ماما جیسے چند چھوٹے الفاظ کہہ سکتی تھی۔ جب بھی کوئی اس کا نام پکارتا تو وہ مسکرا اٹھتی تھی۔ اس کے والدین اس کا بہت خیال کرتے اور انہوں نے اس کو بہت بگاڑا تھا۔

لیکن دس مہینے کی عمر میں فاطمہ بیمار پڑ گئی۔ ابتداء میں اس کو بخار اور دست کے ساتھ زکام ہوا۔ فاطمہ کی ماں اس کو قریبی قصبے کے ایک ڈاکٹر کے پاس لے گئی۔ ڈاکٹر نے اس کو پیچھے بائیں طرف ٹیکہ لگایا۔ چند دنوں بعد فاطمہ کی حالت بگڑ گئی پہلے اس کی بائیں ٹانگ، پھر کمر اور آخر میں دونوں بازوؤں اور ٹانگوں میں درد شروع ہو گیا۔ جلد ہی اس کا سارا جسم بہت کمزور پڑ گیا۔ وہ اپنی بائیں ٹانگ بالکل نہیں ہلا سکتی تھی اور دوسری ٹانگ تھوڑی ہلا سکتی تھی چند دنوں میں بخار اور درد ختم ہو گیا لیکن کمزوری باقی رہی، خصوصاً ٹانگوں میں قصبے کے ڈاکٹر نے کہا کہ یہ پولیو ہے اور اس کی ٹانگیں ساری زندگی کمزور رہیں گی۔ فاطمہ کے والدین بہت اداس تھے۔ ان دنوں میں ان کے گاؤں یا قریبی قصبوں میں بحالی کا کوئی کارکن نہیں تھا۔ فاطمہ کے والدین نے اس کی بہترین دیکھ بھال کی لیکن وہ کپڑے پہننا نہیں سیکھ سکی اور اپنا کام زیادہ نہیں کر سکتی تھی۔ اس کے والدین اس پر ترس کھاتے اور اس کا سارا کام کرتے۔ ان کو اس کا بہت کام کرنا پڑتا تھا۔

جب فاطمہ تین سال کی ہوئی تو اس کا بھائی پیدا ہوا، اس کا مطلب تھا کہ اب فاطمہ کے والدین کے پاس اس کے لئے کم وقت تھا۔ اس کا چھوٹا بھائی مضبوط اور خوش بچہ تھا اور ایسا دکھائی دیتا کہ اسکے والدین نے اپنی ساری امیدیں اپنے نئے بچے سے وابستہ کر لیں تھیں وہ فاطمہ کو کم توجہ دیتے، شاذ و نادر اس کے ساتھ کھیلتے اور کبھی فاطمہ کو اپنے ساتھ گاؤں میں باہر نہیں لے کر جاتے، اپنے چھوٹے بھائی کے علاوہ فاطمہ کا کوئی دوست یا ساتھی نہیں تھا۔ پھر بھی بعض اوقات بغیر کسی واضح وجہ کے فاطمہ اپنے چھوٹے بھائی کو نوچتی اور اس کو رلاتی تھی۔ اس وجہ سے فاطمہ کے والدین فاطمہ کو اکثر اس کے ساتھ کھیلنے یا اس کو گود میں نہیں لینے دیتے تھے۔

فاطمہ زیادہ خاموش اور اداس رہنے لگی۔ جب اس کے والدین کو یہ یاد آتا کہ جب وہ چھوٹی تھی تو کتنی تیز اور دوستانہ رویہ رکھتی تھی تو وہ بعض اوقات یہ سوچتے کہ شاید بیماری کی وجہ سے اس کے ذہن پر بھی اثر پڑا تھا۔ اگرچہ ڈاکٹر نے بتایا تھا کہ پولیو صرف عضلے کمزور کرتا ہے اور بچے کے ذہن پر کبھی اثر نہیں کرتا لیکن ان کے شکوک برقرار رہے۔

جب فاطمہ چھ سال کی ہوئی تو اس کی بہن پیدا ہوئی اس سے فاطمہ مزید اداس ہو گئی وہ جھونپڑی کے پیچھے بیٹھ کر ایک ٹوٹی لکڑی سے گندگی میں تصویریں بنا کر اپنا زیادہ تر وقت گذارتی تھی۔ وہ مرغیوں گدھوں، درختوں اور پھولوں کی تصویریں بناتی تھی۔ وہ مکانوں، لوگوں، پانی کے جگنوں اور سینگوں اور دموں والے شیطانوں کی تصویریں بھی بناتی تھی۔ وہ اپنی عمر کے حساب سے بہت عمدہ تصویریں بناتی تھی۔ لیکن کسی نے اسکی تصویریں نہیں دیکھی۔ اس کی ماں نئی بچی کے ساتھ پہلے سے زیادہ مصروف تھی۔

فاطمہ سات سال کی تھی جب گاؤں کے سکول کے اساتذہ نے قریبی گاؤں کے ہیلتھ ورکر کی مدد سے سکول میں بچوں کے مابین سرگرمیوں کا پروگرام شروع کیا۔ پہلے اور دوسرے سال بچوں نے (جو اسی جماعت میں تھے) سرگرمیوں کا پرچہ پڑھا جس کا نام تھا "خاص مسائل رکھنے والے بچوں کو سمجھنا"

زیادہ تر بچوں کو اپنے گاؤں میں صرف ایک شدید معذور بچہ معلوم تھا وہ کریم تھا۔ کریم بیساکھیوں کی مدد سے جھٹکے مارتا ہوا چلتا تھا۔ اس کے ایک ہاتھ میں بعض اوقات عجیب حرکتیں ہوتی تھیں۔ اور اس کو واضح طریقے سے بولنے میں دشواری ہوتی تھی، خصوصاً جب وہ خوش ہوتا تھا۔ لیکن ایسا دکھائی دیتا تھا کہ کریم کو کسی خاص مدد کی ضرورت نہیں تھی۔ وہ چوتھی جماعت میں تھا اور پڑھائی میں اچھا تھا۔ اس کے بہت سارے دوست تھے۔ وہ ہر جگہ جانے اور تقریباً اپنے سارے کام کرنے میں کامیاب ہوتا تھا اور تقریباً ہر ایک اس کی عزت کرتا تھا۔ اس کی معذوری کو بھولنا آسان تھا۔

پھر ایک چھوٹے لڑکے کو یاد آیا" گاؤں کے آخری سرے پر ایک لڑکی رہتی ہے۔ وہ ہاتھوں اور گھٹنوں کے بل چلتی ہے اور باہر بیٹھ کر بہت سارا وقت گذارتی ہے۔ وہ ہمیشہ اداس دکھائی دیتی ہے۔ مجھے اس کا نام معلوم نہیں لیکن اس کی عمر اتنی ہے کہ اس کو سکول میں ہونا چاہیئے۔"

بچوں میں سے ایک نے کہا" چلو اس کو اپنے ساتھ سکول آنے کی دعوت دیتے ہیں۔"

دوسرے نے پوچھا" لیکن اگر وہ چل نہیں سکتی تو کیسے؟"

"ہم اس کو ہاتھ کی ریڑھی میں لا سکتے ہیں۔"

"نہیں! اس کے گھر کا راستہ بہت پتھریلا اور سیدھی ڈھلان والا ہے۔"

"پھر ہم اس کو اٹھا سکتے ہیں۔ اگر مل کر کریں گے تو آسان ہوگا۔"

"چلو آج دوپہر کو اس کے گھر چلتے ہیں۔"

اس دوپہر کو سکول کے بعد اپنے استاد کے ساتھ سکول کے چھ بچے فاطمہ کے گھر گئے۔ فاطمہ جو باہر تھی، اندر آتے ہوئے بہت شرما رہی تھی۔ اس لئے انہوں نے اس کی ماں کے ساتھ بات شروع کی۔

انہوں نے کہا" ہم اس کے دوست بننا چاہتے ہیں اور سکول جانے میں اس کی مدد کرنا چاہتے ہیں۔"
اس کی ماں نے حیران ہو کر کہا۔" وہ تو چل بھی نہیں سکتی، وہ سکول کیسے جا سکتی ہے۔" بچوں نے پیشکش کی" ہم اس کو لیکر جائیں گے۔ ہم روزانہ اس کو لینے آئیں گے اور دوپہر کو واپس لائیں گے۔"

استاد نے کہا" میرے سمیت تمام جماعت اس کی مدد کی لئے تیار ہے۔"

اس کی ماں نے کہا" لیکن آپ سمجھتے نہیں۔ فاطمہ دوسرے بچوں جیسی نہیں ہے۔ وہ اس کو تنگ کریں گے۔ وہ اتنی شرمیلی ہے کہ اجنبیوں کے سامنے زبان نہیں کھولتی۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ سکول کس طرح اس کے لئے فائدہ مند ہوگا۔"

استاد نے فاطمہ جیسے بچے کے لئے سکول کی اہمیت پر روشنی ڈالنے کی کوشش کی۔ بچوں نے وعدہ کیا کہ وہ سب اس کے ساتھ دوستانہ رویہ رکھیں گے اور اس کی بھرپور مدد کریں گے۔ لیکن اس کی ماں نے صرف اپنا سر ہلایا۔

استاد نے پوچھا" کیا آپ کے خیال میں فاطمہ سکول جانا چاہے گی؟"

اس کی ماں نے ایک ٹھنڈی آہ بھری، پھر وہ فاطمہ کی طرف مڑی جو دروازے کے پیچھے سے جھانک رہی تھی" فاطمہ کیا تم سکول جانا چاہتی ہو؟"

فاطمہ کی آنکھیں خوف سے کھل گئیں۔اس نے خوفزدہ انداز میں اپنا سرنفی میں ہلایا اور دروازے کے پیچھے غائب ہوگئی۔

فاطمہ کی ماں نے کہا" آپ نے دیکھا۔ فاطمہ کیلئے سکول فائدہ مند نہیں ہے۔اب مجھے بہت سارا کام کرنا ہے اس لئے مجھے معاف کریں۔لیکن میری چھوٹی سی بے چاری بچی کے بارے میں سوچنے کا شکریہ"

استاد نے بچوں کے ساتھ باہر نکلتے ہوئے کہا" اس پر مزید سوچیں اور آپ کے وقت کیلئے شکریہ"

فاطمہ کی ماں نے ان کو خدا حافظ کہا اور اپنے کام میں مصروف ہوگئی۔

اگلے دن سکول میں استاد نے جماعت کے تمام بچوں کے ساتھ فاطمہ کے گھر پر جانے کی بارے میں بات کی۔

بچوں میں سے ایک نے کہا" یہ بچوں کے مابین سرگرمیوں والی چیز ویسے تو بہت آسان دکھائی دیتی ہے لیکن جب ہم اس کو حقیقی زندگی میں آزماتے ہیں تو یہ اتنی آسان نہیں ہے۔"

استاد نے کہا" ہاں"

ایک چھوٹی لڑکی جو فاطمہ کے گھر گئی تھی نے کہا" ہمیں اب بھی کوشش کرنی چاہیئے کیا آپ نے دیکھا تھا کہ فاطمہ کس طرح ہمیں دیکھ رہی تھی؟ وہ خوف سے کانپ رہی تھی لیکن اس کو دلچسپی بھی تھی۔ میں یہ کہہ سکتی ہوں کہ وہ بہت تنہا دکھائی دے رہی تھی۔"

"لیکن ہم کیا کر سکتے ہیں؟ میرا نہیں خیال کہ اسکی ماں دوبارہ ہمیں وہاں دیکھنا چاہتی ہے۔"

ایک لمبی خاموشی کے بعد ایک بچے نے کہا" میرے خیال میں کریم سے بات کرتے ہیں۔وہ بھی اپاہج ہے لیکن وہ سکول میں ہے اور اچھا کام کر رہا ہے۔شاید وہ ہماری کوئی مدد کر سکے۔"

سکول کے بعد کئی بچوں نے کریم کا انتظار کیا جو چوتھی جماعت میں تھا۔انہوں نے اس کو فاطمہ اور اس کے گھر پر جانے کے واقعے کے بارے میں بتایا۔

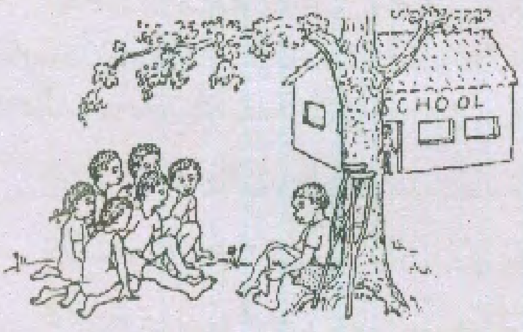

بچوں نے اس سے پوچھا" کریم تم نے کس طرح سکول شروع کیا تھا؟ کیا تم خوفزدہ تھے؟ کیا تمہارے والدین تمہیں سکول بھیجنا چاہتے تھے؟ دوسرے بچوں نے تمہارے ساتھ کیسا رویہ رکھا تھا؟"

کریم ہنسا" ایک وقت میں ایک سوال پوچھو" ٹیڑھے منہ کے ساتھ، وہ آہستہ بولنے لگا۔بعض اوقات اس کو سمجھنے میں بھی دشواری ہوتی تھی۔" درخت کے نیچے بیٹھنے میں میری مدد کرو" کریم نے اپنی بیساکھیاں آگے بڑھائیں۔بچوں نے بیٹھنے میں اس کی مدد کی (اس نے بتایا کہ جب وہ اپنے کولہے اور ٹانگیں موڑنا چاہتا ہے تو وہ سیدھا رہنا چاہتے ہیں۔) وہ درخت کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھا اور بچوں کے سوالات کے جوابات دینے لگا۔

کریم نے کہا" ابتدا میں یقیناً میں سکول جانے سے خوفزدہ تھا اور میرے والدین مجھے نہیں بھیجنا چاہتے تھے ان کو ڈر تھا کہ بچے مجھے تنگ کریں گے یا میرے لئے بہت مشکل ہوگا۔میری دادی نے ہم سب سے بات کی اس نے کہا کہ اگر میں کھیتوں میں کام نہیں کر سکتا تو اپنا ذہن استعمال کر کے اپنے لئے کما سکتا ہوں اور میرا ارادہ بھی یہی ہے۔"

ایک لڑکے نے پوچھا ''تم بڑے ہو کر کیا بننا چاہتے ہو؟''

کریم نے کہا ''شاید ہیلتھ ورکر میں دوسری لوگوں کی مدد کرنا چاہتا ہوں۔''

بچوں نے اس سے پوچھا۔ جب تم نے سکول جانا شروع کیا تو کیا دوسرے بچے تمہیں تنگ کرتے تھے؟''

کریم نے تیوری چڑھا کر کہا ''نہیں زیادہ نہیں۔ لیکن انہیں معلوم نہیں تھا کہ وہ میرے ساتھ کیا کرتے اس لئے عموماً کچھ نہیں کرتے تھے۔ جب ان کے خیال میں میں انہیں دیکھ رہا ہوتا تھا تو وہ مجھے گھورتے اور میرے بولنے کی نقل اتارتے تھے۔ لیکن جب ان کے خیال میں میں دیکھ اور سن رہا ہوتا تو وہ ایسا ظاہر کرتے جیسے میں وہاں موجود ہی نہ ہوں۔ یہ میرے لئے بہت مشکل ہوتا تھا۔ وہ مجھ سے کبھی نہیں پوچھتے کہ میں کیا سوچتا ہوں یا کیا کرسکتا ہوں یا یہ کہ کیا میں ان کے ساتھ کھیلنا چاہتا تھا۔ میں اکیلا ہونے کے وقت سے زیادہ دوسرے بچوں میں تنہا محسوس کرتا تھا۔''

''لیکن اب تو تمہارے بہت سارے دوست ہیں۔ تم انہی میں سے ایک ہو۔ یہ کیسے ہوا؟''

کریم نے جواب دیا ''مجھے نہیں معلوم میرے خیال میں دوسرے بچے میرے ساتھ عادی ہو گئے انہوں نے یہ دیکھنا شروع کر دیا تھا کہ اگرچہ میں مزاحیہ انداز میں چلتا اور باتیں کرتا لیکن میں ان سے زیادہ مختلف نہیں ہوں۔ میرے خیال میں اس سے مجھے فائدہ پہنچا ہے کہ میں پڑھائی میں اچھا ہوں۔ مجھے پڑھائی پسند ہے۔ بعض اوقات جب میری جماعت کے بچوں کو کوئی چیز سمجھنے یا پڑھنے میں دشواری ہوتی ہے تو میں ان کی مدد کرتا ہوں۔ مجھے ان کی مدد کرنا اچھا لگتا ہے۔ ابتدا میں میرے چلنے کے انداز کی وجہ سے وہ مجھے کیکڑے جیسے پیروں والا کہتے تھے لیکن اب وہ مجھے پروفیسر کہتے ہیں کیونکہ میں پڑھائی میں ان کی مدد کرتا ہوں۔''

ایک چھوٹی لڑکی بولی ''پہلا نام تمہاری خامی کی وجہ سے تھا اور دوسرا نام تمہاری خوبی کی وجہ سے رکھا گیا۔ میرے خیال میں تم نے ان کو دکھایا کہ کیا زیادہ اہم ہے۔''
کریم مسکرایا اور خوشی سے اس کی ٹانگوں میں جھٹکا لگا۔ اس نے کہا ''مجھے فاطمہ کے بارے میں مزید بتاؤ'' انہوں نے اس کو فاطمہ کے بارے میں کہا ''ہم نے اپنی پوری کوشش کی لیکن فاطمہ کی ماں اس کو سکول نہیں بھیجنا چاہتی ہے۔''

''اور فاطمہ بھی نہیں جانا چاہتی۔ ہمیں نہیں پتہ کہ ہم کیا کریں۔ کریم تمہارا کیا خیال ہے۔''

''میں اپنے والدین کے ساتھ اس کے گھر جاؤں گا جو اسکے والدین کو آمادہ کرنے کی کوشش کریں گے اور میں فاطمہ سے دوستی کرنے کی کوشش کروں گا۔''

اگلے اتوار کے دن جب کریم کے ابو کھیتوں میں کام نہیں کر رہے تھے، کریم نے اپنے والدین سے فاطمہ کے گھر جانے کے لئے کہا۔ وہ دوپہر کو وہاں گئے، فاطمہ کے والدین اپنے دو چھوٹے بچوں کے ساتھ جھونپڑی کے آگے سائے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ فاطمہ کا والد اپنی کلہاڑی تیز کر رہا تھا جبکہ اس کی ماں اپنے بچوں کے بالوں سے جوئیں صاف کر رہی تھی۔ انہوں نے حیرانگی سے بیساکھیوں پر چلتے لڑکے اور اس کے پیچھے دو بڑوں کو اپنی جانب آتے ہوئے دیکھا۔

جھونپڑی کے قریب راستہ پتھریلا اور مشکل تھا۔ جھونپڑی سے چند گز کے فاصلے پر کریم لڑکھڑایا اور گر گیا۔ فاطمہ کا والد اس کی مدد کے لئے دوڑا

فاطمہ کے والد نے اس کو اٹھاتے ہوئے پوچھا ''کیا تمہیں چوٹ لگی ہے؟

کریم نے ہنس کر جواب دیا ''نہیں میں گرنے کا عادی ہوں۔ میں اپنے آپ کو چوٹ پہنچائے بغیر گرنا سیکھ چکا ہوں۔ ہم آپ سے فاطمہ کے بارے میں بات کرنے آئے ہیں۔ یہ میرے والدین ہیں۔''

انہوں نے ایک دوسرے کو سلام کیا اور فاطمہ کا والد ان کو اندر لے گیا۔

جب کریم کے والدین فاطمہ کے والدین سے باتیں کر رہے تھے۔ تو کریم نے فاطمہ سے بات کرنے کی اجازت مانگی۔ اس کی ماں نے پچھلے دروازے کی طرف اشارہ

کرتے ہوئے کہا" وہ باہر ہے لیکن وہ اجنبیوں سے بات نہیں کرتی وہ بہت خوفزدہ رہتی ہے۔"

کریم نے نرم لہجے میں اونچی آواز سے کہا" اگر وہ بات نہیں کرنا چاہتی تو بیشک نہ کرے۔" تاکہ اگر فاطمہ سن رہی ہے تو وہ سن سکے۔

کریم باہر گیا اور فاطمہ کو گندگی میں ایک ڈرائنگ کے اوپر جھکا ہوا پایا۔ اس نے کریم کو آتے ہوئے دیکھا اور پھر اپنی تصویر کو نیچے دیکھنے لگی لیکن اس کو جاری نہ رکھا۔

زمین پر مختلف جانوروں، پھولوں، لوگوں اور بلاؤں کی کئی تصاویر تھیں۔ فاطمہ اس وقت ایک درخت کی تصویر بنا رہی تھی جس میں ایک بڑا گھونسلا اور کچھ پرندے تھے۔

کریم نے پوچھا" کیا یہ سب تم نے بنائی ہیں؟" فاطمہ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ اس کا چھوٹا جسم کانپ رہا تھا۔

کریم نے ہر تصویر کی تعریف کرتے ہوئے کہا" تم بہت عمدہ تصویریں بناتی ہو۔ وہ بھی صرف لکڑی کے ساتھ۔ کیا تم نے کبھی پنسل اور کاغذ سے تصویریں بنانے کی کوشش کی ہے؟" کوئی جواب نہیں۔ کریم نے اپنی بات جاری رکھی" میں شرط لگا کر کہتا ہوں کہ سکول میں کوئی بھی اتنی عمدہ تصویریں نہیں بنا سکتا۔" فاطمہ ابھی بھی گند کو گھورتے ہوئے کانپ رہی تھی اور کچھ نہیں کہا۔ کریم بھی ایک لمحے کے لئے خاموش ہو گیا پھر اس نے کہا" میری خواہش ہے کہ میں تمہاری طرح تصویریں بنا سکتا تمہیں کس نے سکھایا؟"

فاطمہ نے آہستہ سے سر اٹھا کر کریم کو دیکھا۔ اس نے پہلے اس کے اندر مڑے پیروں اور بیساکھیوں کے سروں کی جانب دیکھا۔ پھر اس نے اس کے گھٹنوں کی طرف دیکھا جن کے اندرونی حصے کی جلد چلتے وقت آپس میں ٹکرانے کی وجہ سے سخت ہو گئی تھی۔

اس نے پوچھا" تم ان بیساکھیوں پر کیوں چلتے ہو؟"

اس نے جواب دیا" یہ واحد طریقہ ہے میرے پاس چلنے کا میری ٹانگیں میرا کہا نہیں مانتیں۔"

فاطمہ نے سر اٹھا کر کریم کے چہرے کو دیکھا۔ کریم نے مسکرانے کی کوشش کی مگر اس کو معلوم تھا کہ اس کا منہ عجیب طریقے سے ایک جانب مڑ رہا تھا۔

فاطمہ نے پوچھا" اور تم مزاحیہ انداز میں کیوں باتیں کرتے ہو؟"

کریم نے کہا" کیونکہ میرا منہ اور ہونٹ بھی ہمیشہ میری بات نہیں مانتے۔" اور ایسا دکھائی دے رہا تھا جیسے اس کو بولنے میں پہلے کی نسبت زیادہ مشکل پیش آ رہی تھی۔

فاطمہ نے اس کو گھور کر کہا" کیا تمہیں واقعی میری تصویریں پسند ہیں؟

کریم نے خوشی سے موضوع تبدیل کرتے ہوئے کہا" ہاں تم میں یہ ایک اچھی صلاحیت ہے تمہیں اس کی تعلیم حاصل کرنی چاہئے۔ مجھے یقین ہے تم ایک دن بڑی مصور بنو گی۔"

فاطمہ اپنا سر ہلاتے ہوئے بولی" نہیں میں کبھی کچھ بھی نہیں بن سکتی۔ دیکھو میں تو چل بھی نہیں سکتی۔" اس نے اپنی ٹانگوں کی طرف اشارہ کیا" یہ تمہاری ٹانگوں سے بھی زیادہ خراب ہیں۔"

کریم نے کہا" لیکن تم پیروں سے نہیں بلکہ اپنے ہاتھوں سے تصویریں بناتی ہو۔"

"تم بہت مذاق کرتے ہو۔" اس نے کہا" تمہارا نام کیا ہے۔"

"کریم"

"میرا نام فاطمہ ہے۔ تمہارے خیال میں کیا میں واقعی مصور بن سکتی ہوں؟ نہیں۔ تم مذاق کر رہے ہو سب کو معلوم ہے میں کچھ نہیں بن سکتی۔"

کے درمیان مضبوطی سے باندھا گیا تھا۔ سورج غروب ہونے تک بچوں نے اس کو بنانا مکمل کر لیا تھا اور اگلی صبح اس کے ساتھ فاطمہ کے گھر پر پہنچے۔ کریم فاطمہ کو حوصلہ دینے کے لئے ان کے ساتھ گیا وہ اتنا خوش تھا کہ تین مرتبہ گرا۔

فاطمہ بچوں کو دیکھ کر اتنا گھبرا گئی کہ اس نے سکول جانے سے تقریباً انکار کیا لیکن جب وہ خصوصی کرسی اس کے دروازے پر لائے تو وہ اپنے مضبوط بازوؤں کی مدد سے اس پر چڑھ گئی اور اس کو پتہ لگنے سے پہلے وہ سکول کے راستے پر روانہ ہو چکی تھی۔

سکول کا پہلا دن اچھا گذرا۔ ہر چیز اتنی نئی تھی اور بچے اتنے دوستانہ تھے کہ فاطمہ بھول گئی تھی کہ وہ خوفزدہ تھی۔ گھر واپس جاتے ہوئے وہ مسکرا اور ہنس رہی تھی۔

اب چھ مہینے گذر چکے ہیں جب فاطمہ نے سکول جانا شروع کیا تھا۔ اگرچہ اس نے دو مہینے تاخیر سے شروع کیا تھا۔ وہ پھر بھی اپنے ہم جماعتوں کی طرح پڑھ اور لکھ سکتی ہے لیکن اس کو سب سے زیادہ تصویریں بنانا پسند ہے۔ دوسرے بچے اکثر اس کو کہتے ہیں کہ ان کے لئے تصویریں بنائے۔

فاطمہ نے کئی دوست بنائے ہیں۔ اس کی جماعت کے وہ بچے جو پہلے اس کو خاص سمجھتے تھے اب اس کو اپنے گروپ میں قبول کر چکے ہیں۔ وہ کئی کھیلوں اور سرگرمیوں میں اس کو شامل کرتے ہیں اور اس کے ساتھ کسی بھی دوسرے بچے جیسا رویہ رکھتے ہیں۔

کچھ مسائل بھی پیدا ہوئے ہیں۔ ابتدا میں فاطمہ کو سکول اور گھر لے جانا ایک کھیل تھا۔ لیکن کچھ عرصہ بعد کئی بچے سست پڑ گئے اور انہوں نے مدد کرنا چھوڑ دی۔ اس کا مطلب تھا کہ باقی بچوں کا کام بڑھ گیا تھا۔

بچوں کو ایک نیا خیال آیا اور انہوں نے اپنے والدین سے مدد مانگی۔ ایک اتوار کے دن پندرہ آدمیوں اور بیس بچوں کے ایک گروپ نے فاطمہ کے گھر سے بڑے راستے تک کھڑی ڈھلان کی صورت کا راستہ بہتر کرنے پر کام کیا۔

انہوں نے موڑ کھلے کر دیئے، تمام پتھر ہٹا دیئے۔ سطح ہموار کر دی اور گند کو سخت اور ہموار سطح پر جمع کر دیا۔

بچوں کے والدین میں سے ایک کی گاؤں میں مرمت کی چھوٹی دکان تھی۔ ایک اور ترکھان تھا اپنے بچوں کی مدد سے ان دونوں ہنرمندوں نے پرانی کرسی اور سائیکل کے پرانے ٹائر لیکر پہیوں والی کرسی بنائی۔

فاطمہ پہیوں والی کرسی دیکھ کر خوش ہوئی۔ اس کے بازو اور ہاتھ پہلے ہی مضبوط تھے اور تھوڑی مشق کے بعد وہ گاؤں کے لمبے راستے پر اپنی کرسی چلانا سیکھ گئی۔
کریم نے کہا "اب تم خود سکول آ اور جا سکتی ہو۔ تم کیسا محسوس کرتی ہو؟"

فاطمہ زور سے ہنس کر بولی "آزاد! میں ایسا محسوس کر رہی ہوں جیسے میں اپنی آزادی کا اعلان کر رہی ہوں۔" پھر ایک لمحے کے لئے سوچ کر وہ بولی "مجھے معلوم ہے میں مکمل آزاد نہیں ہوں۔ لیکن ٹھیک ہے ہم سب بعض حوالوں سے ایک دوسرے کے محتاج ہیں اور میرے خیال میں اسی طرح ہونا چاہیے۔"

کریم نے کہا "برابر ہونا زیادہ اہم ہے۔ کوئی بھی مکمل نہیں ہوتا ہم کسی بھی دوسرے شخص جتنے کار آمد ہیں۔"

گھر پر بھی چیزیں ٹھیک ہونا شروع ہو گئیں۔ فاطمہ کی عزت نفس بڑھنے کے ساتھ اس کے والدین کی طرف سے اس کی حوصلہ افزائی بھی بڑھ گئی۔ فاطمہ اور اس کی ماں کو اچانک احساس ہوا کہ کئی کام ہیں جو فاطمہ کر سکتی ہے۔ اس نے کھانا پکانے، کپڑے دھونے اور اپنے چھوٹے بہن اور بھائی کی دیکھ بھال کرنے میں اپنی ماں کا ہاتھ بٹانا شروع کیا۔ وہ ان سے زیادہ پیار سے پیش آتی اور ان کو مارتی بھی نہیں تھی۔ (مگر صرف اس وقت جب وہ اس کے اہل ہوتے۔)

فاطمہ کی ماں حیران تھی کہ وہ کس طرح فاطمہ کی مدد کے بغیر سارے کام کرتی تھی۔ جب وہ سکول میں ہوتی تو اسکی ماں اس کی کمی محسوس کرتی تھی اور جب اس کو احساس ہوا کہ اس کا ایک اور بچہ ہونے والا ہے تو اس کا خیال تھا کہ فاطمہ سکول جانا چھوڑ دے گی تا کہ گھر میں زیادہ مدد کر سکے۔

فاطمہ کے والد نے اپنا سر ہلا کر کہا "نہیں اگر فاطمہ نے اپنی زندگی کارآمد بنانی ہے تو اس کے لئے سکول ہمارے دوسرے بچوں سے زیادہ ضروری ہے۔" اس نے اپنی بیوی کو یاد دلایا۔ "اس کے علاوہ یہ کہ اگر ہم سکول نہیں بھیجیں گے تو وہ شاید پھر باہر گندگی میں بیٹھی رہے گی۔ سکول کے بچوں نے ہمیں سکھایا ہے کہ ہماری بچی کتنی اچھی ہے۔"

فاطمہ کی ماں مسکرائی اور اس نے حمایت میں اپنا سر ہلایا۔ اس نے کہا "تم بالکل ٹھیک کہتے ہو سکول کے بچے اور خصوصاً وہ چھوٹا عقلمند لڑکا کریم"

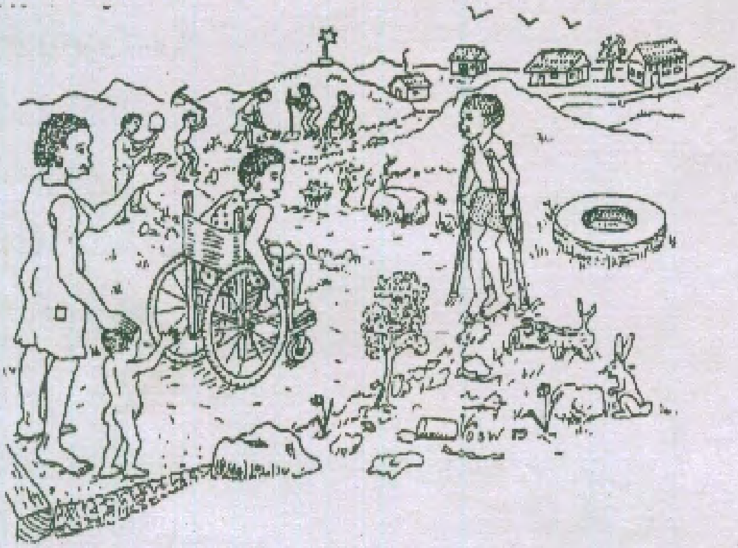

بچوں کے مابین سرگرمی
جن بچوں کو سمجھنے میں دشواری ہوتی ہے۔

کئی علاقوں میں ذہنی طور پر معذور یا سست بچے کو خصوصی طور پر مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ دوسرے بچے ان کا اس لئے مذاق اڑاتے ہیں کہ وہ ان جیسا تیز نہیں ہوتا۔ ان جتنی آسانی سے چیزیں سمجھ یا یاد نہیں کر سکتا۔ وہ یہ احساس نہیں کرتے کہ اس بچے کو بھی دوستی، کھیل کود اور احترام کی اتنی ہی ضرورت ہوتی ہے جتنا کہ ان کو ہوتی ہے۔

اس سرگرمی کو اس طرح وضع کیا گیا ہے کہ بچوں کو ذہنی طور پر معذور بچے کی ضروریات اور امکانات سمجھنے میں مدد مل سکے۔ اس سرگرمی کی مدد سے وہ ایسے ممکن طریقے ڈھونڈنے میں کامیاب ہو جائیں گے کہ وہ اپنے آپ کو ان کے گروہ کے کارکن محسوس کرے گا اور اپنی رفتار سے نئی چیزیں سیکھ سکے گا۔

بچوں سے بات کریں:

آپ بچوں سے ایسے سوال پوچھ کر یہ سرگرمی شروع کر سکتے ہیں۔

کیا آپ کسی ایسے بچے کو جانتے ہیں جو اتنی ... کہ دوسرے بچوں کی طرح چیزیں جلدی سے سمجھتا یا یاد نہیں کر سکتا؟

کریم نے کہا" لیکن میں مذاق نہیں کر رہا۔ میں نے ایک رسالے میں ایک مصور کے بارے میں پڑھا تھا جو پرندوں کی تصویریں بناتا ہے۔ ساری دنیا سے لوگ اس کی تصویریں خریدنے آتے ہیں اور فاطمہ تمہیں معلوم ہے اس کے بازو اور ٹانگیں مکمل طور پر مفلوج ہیں وہ منہ میں برش پکڑ کر تصویریں بناتا ہے۔"

فاطمہ نے پوچھا" وہ چلتا کس طرح ہے۔"

کریم نے کہا" مجھے معلوم نہیں میرے خیال میں لوگ اس کی مدد کرتے ہیں۔ رسالے میں لکھا تھا کہ کئی ممالک کا سفر کر چکا ہے۔"

فاطمہ نے کہا" کیا واقع میں مصور بن سکتی ہوں؟"

کریم نے تصویروں کو دوبارہ دیکھتے ہوئے خواہش کی کہ کاش وہ بھی اتنی عمدہ تصویریں بنا سکتا۔ اس نے جواب دیا" مجھے معلوم ہے تم بن سکتی ہو۔"

فاطمہ نے بیٹھتے ہوئے پوچھا" میں کیسے شروع کروں۔"

کریم نے کہا" پہلے تمہیں سکول جانا چاہیئے۔"

فاطمہ نے اپنی ٹانگوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا" لیکن کیسے؟"

کریم نے کہا" یہ تو آسان ہے۔ سکول کے تمام بچے تمہاری مدد کرنا چاہتے ہیں لیکن تم میں سکول جانے کی خواہش ہونی چاہیئے۔"

فاطمہ نے کہا" مجھے ڈر لگتا ہے۔ کریم کیا تم سکول جاتے ہوئے۔"

اس نے کہا" ہاں یقیناً"

"پھر میں بھی جانا چاہتی ہوں۔"

گھر کے اندر کریم کے والدین، فاطمہ کے والدین کو اسے سکول جانے کی اہمیت پر آمادہ کر رہے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ انہیں کریم کے بارے میں کیا شکوک تھے اور سکول سے کیا فائدہ ہوا تھا۔

کریم کی ماں نے بتایا کہ جو کچھ وہ سیکھ رہا ہے اس سے زیادہ اہم یہ ہے کہ اس میں بہت زیادہ اعتماد آ گیا ہے۔

کریم کے والد نے کہا" اور ہم بھی اس کو مختلف انداز سے دیکھ رہے ہیں کریم اپنی جماعت کے اچھے طالب علموں میں سے ایک ہے۔"

فاطمہ کے والد نے کہا" جو کچھ آپ کہہ رہے ہیں اگر وہ سچ بھی ہو تو بھی فاطمہ سکول نہیں جانا چاہتی۔ وہ ڈرتی ہے آپ کو معلوم ہے بیماری نے اس کے۔۔۔"

اسکا جملہ فاطمہ نے کاٹا جو ہاتھوں اور گھٹنوں کے بل چلتے ہوئے اندر داخل ہوئی۔ وہ چیخی۔" امی ابو کیا میں سکول جا سکتی ہوں؟ کیا آپ مجھے جانے دیں گے۔؟"

ایک لمحے کے لئے اسکے والد کا منہ کھلا رہ گیا اور پھر وہ مسکرایا۔

اگلے دن فاطمہ نے سکول جانا شروع کیا۔ دوسرے بچوں کو کریم سے معلوم ہوا کہ فاطمہ سکول جانے کے لئے تیار ہے اور اتوار کی شام انہوں نے محنت کر کے اس کو سکول لے جانے کے لئے ایک سٹریچر بنایا۔ ایک بچے نے ویسا ہی سٹریچر دیکھا تھا جب ایک زخمی شخص کو اس میں بٹھا کر پہاڑوں سے نیچے لایا گیا تھا۔ وہ لکڑی کی ایک سادہ کرسی تھی جس کو دو ڈنڈوں

☆ کیا یہ بچہ دوسرے بچوں کے ساتھ کھیلتا ہے؟

☆ دوسرے بچے اس بچے کے ساتھ کیسا رویہ رکھتے ہیں؟

☆ اگر آپ کو بھی ایسی دشواری ہوتی تو آپ کیسا محسوس کرتے؟

کھیل اور سرگرمیاں:

ایسے کھیل اور سرگرمیوں سے شروع کریں جو بچوں کو یہ دریافت کرنے میں مدد دیں کہ اگر انہیں چیزوں میں دشواری ہو اور اس دشواری کا الزام غیر منصفانہ طور پر ان پر لگایا جائے تو وہ کیسا محسوس کریں گے۔ پھر بچے ایسے شخص کو آسان اور موثر طریقے سے سیکھنے میں مدد دے سکتے ہیں۔

شروع کرنے کے لئے ایک کھیل: اینگل فلپ

(اینگل فلپ کے کوئی معنی نہیں ہیں، لیکن ہم یہ تصور کرتے ہیں کہ اس کا مطلب ہے کھڑے ہو جاؤ)

(1) گروپ میں سے ایک بچے سے کہیں اینگل فلپ اینگل فلپ

(2) اونچی آواز میں غصہ ہو کر کہیں میں نے کہا اینگل فلپ

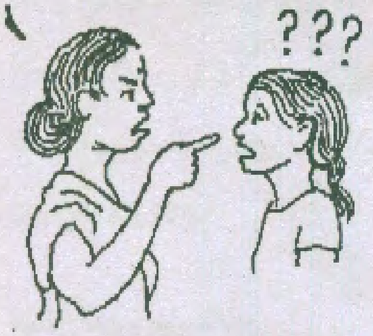

(3) دوسرے کئی بچوں سے کہیں تم تینوں اینگل فلپ

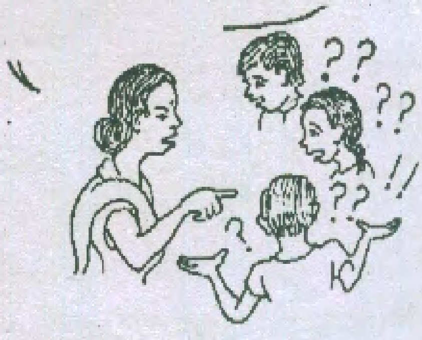

(4) اب آرام سے بچوں کو دکھا کر یا بتا کر بتائیں کہ آپ کا مطلب کیا تھا۔ اب اینگل فلپ ٹھیک ہے

سرگرمی کے بعد مندرجہ ذیل پر بات کریں:

☆ جب آپ استاد کو نہیں سمجھ سکتے تھے تو کیسا محسوس کر رہے تھے؟

☆ کیا استاد کا غصہ ہونا ٹھیک تھا؟ کیا اس سے مدد ملی تھی؟

☆ کیا آخر میں استاد نے بہتر کیا؟ اگر ہاں تو کیسے؟

☆ اینگل فلپ سمجھنے میں آپ کی دشواری کس طرح اس بچے کی مشکلات جیسی ہو سکتی ہے جس کو چیزیں سمجھنے میں دشواری ہوتی ہے؟

کردار نگاری:

جو بچہ سمجھ نہیں سکتا اس کی مشکلات سمجھنے اور اس کو سمجھانے میں مدد دینے کے لئے آپ خاکے استعمال کر سکتے ہیں۔ مثلاً پانچ بچوں سے کہیں کہ یہ خاکہ کریں۔

اس خاکے میں بچے گھر صاف کرنے کی اداکاری کریں گے۔ لیکن شروع کرنے سے پہلے ایک بچے کو کمرے سے باہر نکال دیں۔ جب باقی بچے کچھ دیر گھر صاف کر چکیں تو انہیں کہیں کہ پانچویں بچے سے کہیں "بلا بلا بلا بلا" ان چار بچوں کو بتائیں کہ اس کا مطلب ہے۔ جا کر پانی لاؤ۔ لیکن پانچویں بچے کو اس کا مطلب معلوم نہیں ہونا چاہیے۔

ان چاروں بچوں سے کہیں کہ یہ الفاظ دہراتے رہیں اور پانچویں بچے کے لئے سمجھنے میں آسانی پیدا کرنے کے لئے بعد میں دوسرے طریقوں کا اضافہ کریں۔

پانچواں بچہ واپس آتا ہے اور وہ شروع کر لیتے ہیں۔ جماعت کو پانچ یا زیادہ بچوں کے گروپوں میں تقسیم کر کے یہ کھیل دہرائیں، بلا بلا بلا بلا کے لئے بچوں کو مختلف صورتحال اور مختلف معنی سوچنے دیں۔

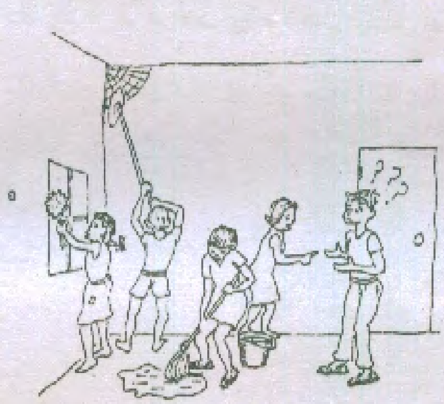

بعد میں پوری جماعت سے بات کریں:

☆ جس بچے کو سمجھ نہیں آ رہی تھی وہ کیسا محسوس کر رہا تھا؟

☆ دوسرے کیسا محسوس کرتے تھے؟

☆ بچے کو سمجھانے کے لئے دوسرے بچوں نے کیا کیا تھا؟

☆ وہ مزید کیا کچھ کر سکتے تھے؟

کہانی لکھیں یا سنائیں:

کہانی اس طرح شروع کی جا سکتی ہے کہ ایک بچہ ایک دن صبح اٹھتا ہے تو اس کو کسی کی کوئی بات سمجھ میں نہیں آتی۔

جماعت کا ہر بچہ کہانی کا باقی حصہ اپنے طریقے سے بتاتا یا لکھتا ہے۔ ان سے کہیں کہ اپنی کہانیوں کے ساتھ تصویریں بھی بنائیں۔

بچوں سے کہیں کہ اپنی کہانیوں میں بچے کو سمجھ میں مدد دینے کے لئے تجاویز بھی شامل کریں۔

کہانیاں لکھنے کے بعد بچے اپنی کہانیاں چھوٹے بچوں کی جماعتوں کو سنا سکتے ہیں۔

یاداشت:

بچوں کو چیزیں یاد رکھنے کی اہمیت کا احساس ہونا ضروری ہے اور ایسے بچے کی مشکلات کا احساس کرنا بھی ضروری ہے جس کو چیزیں یاد رکھنے میں دشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے پھر وہ ایسے طریقے آزما سکتے ہیں جن سے بچہ چیزیں زیادہ آسانی سے یاد رکھ سکے۔

یاداشت کا کھیل نمبر1

بچوں سے یکے بعد دیگرے کئی چیزیں کرنے کے لئے کہیں ان چیزوں کی فہرست ایک جملے میں جلدی بتائیں۔ اگلی چیز بتانے کے لئے اس بات کا انتظار مت کریں کہ بچے پہلا کام ختم کریں۔

کھڑے ہو جاؤ، اپنے کان پکڑو، تین مرتبہ اچھلو، تالی بجاؤ، اپنے پنجوں کو ہاتھ لگاؤ، اکڑوں بیٹھو، آنکھوں پر ہاتھ رکھو، اپنے پیٹ پر تھپکی مارو، گھومو اور ناک صاف کرو۔ اگلا کیا تھا؟

اگر بچے تمام چیزیں یاد نہ رکھ سکیں تو فہرست زیادہ اونچی آواز میں دہرائیں مگر اتنی ہی تیزی سے۔

اس کے بعد ذرا مختلف طریقے سے کریں۔ ہر چیز آہستہ بتائیں اور اگلا کام بتانے سے پہلے ان کا انتظار کریں کہ وہ پہلا کام ختم کرلیں۔

یاداشت کا کھیل نمبر2

میز پر 14 مختلف چیزیں اس طرح رکھیں کہ بچے ان کو دیکھ سکیں۔ آپ تیس تک گنتی کریں اور اس دوران بچے چیزیں دیکھتے رہیں۔ پھر ان کے اوپر کپڑا ڈال کر سات چیزیں ہٹا دیں۔ کپڑا ہٹائیں بچوں سے کہیں کہ جو چیزیں موجود نہیں ان کے نام لکھیں۔

چھ مختلف چیزیں استعمال کرتے ہوئے اور تین ہٹا کر یہ کھیل دہرائیں کونسا آسان ہے؟

یاداشت کے کھیلوں کے بعد:

☆ بچوں سے پوچھیں کہ دوسرا طریقہ کیوں آسان تھا۔

☆ ان کو بتائیں کہ جن بچوں کو سمجھنے میں دشواری ہوتی ہے جب انہیں بیک وقت کئی ہدایات دی جائیں تو وہ بوکھلا جاتے ہیں۔ ایسے بچے کے لئے بیک وقت دو ہدایات بھی زیادہ ہو سکتی ہیں۔ بچوں کے پاس کیا تجاویز ہیں؟

☆ اگر بچے ایسے کسی بچے کو جانتے ہیں، جس کو چیزیں یاد رکھنے میں دشواری ہوتی ہے، تو وہ اس کے ساتھ اس طرح کے کھیل کھیل کر اس کی یادداشت بہتر کرنے میں مدد کر سکتے ہیں۔ 2 یا 3 الفاظ یا چیزوں سے شروع کریں اور بچے کی یاداشت بہتر ہونے کے ساتھ رفتہ رفتہ ان میں اضافہ کریں۔ ہر مرتبہ اچھی کارکردگی پر بچے کی تعریف کریں یا اس کو انعام دیں۔

کہانی اور بحث مباحثہ "میں بھول گیا"

ایک چھوٹے لڑکے کے بارے میں کہانی سنانے سے شروع کریں، جس کو اس کی ماں قریبی دکان سے کیلے خریدنے کے لئے بھیجتی ہے۔ وہ خالی ہاتھ واپس آتا ہے۔

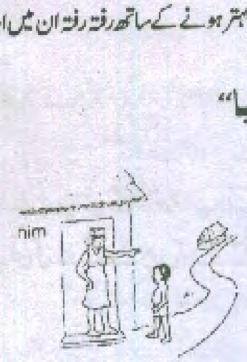

☆ وہ کیلے کیوں نہیں لایا؟

☆ کیا ہوا ہوگا؟

☆ ہم کس طرح مدد کر سکتے تھے؟

اگلے دن بچہ پھر کیلے خریدنے جاتا ہے اور ماچس لیکر واپس آتا ہے کیوں؟ ہم اس کو یاد رکھنے میں کس طرح مدد کر سکتے تھے؟ یہاں کچھ امکانات دیئے گئے ہیں:

☆ کیلے خریدنے کیلئے نہیں بلکہ اس کو یاد رکھنے میں مدد دینے یا اشارے دینے کے لئے ایک اور بچہ اس کے ساتھ جا سکتا تھا۔

☆ وہ اپنے آپ کو یاد دلانے کے لئے تصویر لے جا سکتا تھا یا تعداد یاد رکھنے کے لئے چھوٹی لکڑیاں لے جا سکتا تھا۔

☆ گھر پر ایک اور بچہ اس کے ساتھ مشق کر سکتا تھا۔ یادداشت کے کھیل کھیل سکتا تھا ایک وقت میں ایک چیز سے شروع کر سکتا تھا۔

☆ ہر مرتبہ بچے کو یاد رکھنے یا ٹھیک کرنے پر انعام دیں یا اس کی تعریف کریں جب بچہ بھول جائے تو کبھی بھی اس کی تعریف مت کریں اور اس کو سرزنش مت دیں۔ یاد رکھیں کہ اس کو یاد رکھنے میں دشواری ہے یہ اس کا قصور نہیں ہے۔

کردار نگاری۔ خریداری کرنا:

بچے اس طرح کا خاکہ کر سکتے ہیں:

ایک ماں اپنے بچے کو خریداری کے لئے بھیجتی ہے وہ خریدنے کے لئے اس کو چیزوں کی ایک لمبی فہرست بتاتی ہے۔ وہ کلاس میں تین مرتبہ گھومتا اور مختلف لوگوں سے ملتا ہے جو اس سے اس طرح سوالات پوچھتے ہیں۔ ''کیا وقت ہوا ہے؟ تم کہاں جا رہے ہو؟ مارکیٹ کس طرف ہے؟''

جب بچہ دکان پر پہنچتا ہے تو اس کو کتنا یاد رہتا ہے؟

جو کچھ ہوا اس کے بارے میں جماعت سے بات کریں۔ بچے کے لئے یہ یاد رکھنا کس طرح آسان بنایا جائے کہ اس کو کیا خریدنا ہے؟ (ہم یہ تصور کرتے ہیں کہ وہ پڑھ نہیں سکتا)۔

ہم جو کچھ سیکھتے ہیں اس کو عمل میں لانا:

کیا بچے اپنے گاؤں میں کسی ایسے بچے کو جانتے ہیں جس کو چیزیں سمجھنے یا یاد رکھنے میں دشواری ہوتی ہے؟

کیا مندرجہ ذیل چیزوں میں مدد دینے کے لئے وہ بچے کے لئے کچھ کر سکتے ہیں:

☆ کہ وہ محسوس کرے کہ اس کے دوست ہیں جو اس کی عزت کرتے ہیں اور وہ ان کے ساتھ کھیل سکتا ہے

☆ چیزیں بہتر یاد رکھ سکے۔

☆ اپنے کام زیادہ کر سکے۔

☆ وہ سکول جائے اور اس کو وہ اضافی مدد ملے جس کی اسے ضرورت ہے۔

☆ زیادہ لطف اندوز ہو اور معاشرے میں بہتر زندگی گزارے۔

اگر گاؤں میں کوئی ایسے بچے (یا بڑے) ہوں جو معذور بچے کا مذاق اڑاتے ہیں یا اس کے ساتھ خراب رویہ رکھتے ہیں، تو بچے کیا کر سکتے ہیں؟ کیا؟ ان کو کون سی احتیاطی تدابیر اختیار کرنی چاہئیں؟ جن بچوں کا ذہن بنیادی صلاحیتیں سیکھنے میں سست ہوتا ہے ان کی مدد کے لئے بچوں کو اگلے صفحے پر دی گئی کہانی سے کچھ تجاویز مل سکتی ہیں۔ مزید تجاویز کیلئے

باب 32 سے 41 تک پڑھیں۔

ذکی اور ناصر

پاکستان کی کہانی

یہ 9 سالہ ذکی اور سات سالہ ناصر، دو بھائیوں کی کہانی ہے۔ ان کا والد پشاور میں دکاندار تھا اور ماں استاد تھی۔ ان کا ایک بڑا بھائی اور بڑی بہن تھی جو طالب علم تھے اور گھر سے دور رہتے تھے۔ ذکی پڑھائی میں اچھا تھا لیکن ناصر سکول نہیں جاتا تھا۔ ناصر ذہنی معذور تھا۔ وہ دوسرے بچوں سے مختلف تھا۔ اس کا دماغ ٹھیک کام نہیں کرتا تھا۔ وہ صرف چند الفاظ کہہ سکتا تھا۔ وہ خود کپڑے نہیں پہن سکتا تھا اور کھانا کھاتے وقت گند پھیلاتا۔

ذکی ایسے بھائی پر شرمندگی محسوس کرتا تھا۔ بچے ناصر کا مذاق اڑاتے۔ وہ اس کو گندے ناموں سے پکارتے اور دھکے دیتے رہتے۔ ناصر غصے میں آ کر انہیں مارنے کی کوشش کرتا تو منہ کے بل زمین پر گر جاتا کچھ بزرگ اپنے سر ہلا کر کہتے کہ ناصر پر جن کا سایہ ہے۔

جب گھر پر کوئی نہ ہوتا تو ذکی کو ناصر کا خیال رکھنا پڑتا جو اس کو سخت ناپسند تھا۔ وہ اپنے دوستوں کے ساتھ باہر جا کر کھیل نہیں سکتا تھا اور ناصر کی دیکھ بھال میں اس کو بالکل مزہ نہیں آتا تھا وہ بول نہیں سکتا اور کوئی بھی کھیل نہیں کھیل سکتا تھا۔

گھر پر رک کر ناصر کا خیال رکھنے پر ذکی اپنے بھائی سے نفرت کرتا تھا۔ یہ بہت غیر منصفانہ بات تھی اس نے کبھی کوئی غلط کام نہیں کیا تھا پھر اس کا بھائی ایسا کیوں تھا جس کی وجہ سے وہ باہر نہیں جا سکتا اور اپنے دوستوں کے ساتھ نہیں کھیل سکتا تھا۔

ایک دن ذکی کے والد سے ملنے اس کا رشتہ دار ڈاکٹر داؤد ان کے گھر پر آیا۔ ذکی کے والدین گھر پر نہیں تھے۔ صرف ذکی اور ناصر گھر پر تھے۔ ڈاکٹر داؤد نے دیکھا کہ ذکی رو رہا تھا۔ اس نے پوچھا "کیا ہوا ہے؟" ذکی نے ڈاکٹر داؤد کو اپنے بھائی کے بارے میں سب کچھ بتایا اور یہ بھی بتایا کہ کس طرح اس کی وجہ سے اس کی زندگی اجیرن ہوگئی ہے۔

ڈاکٹر داؤد نے دھیان سے اس کی بات سنی اور کہا "تم یقیناً مشکل میں ہو لیکن تم اس کے بارے میں کیا کر رہے ہو؟"

ذکی نے روتے ہوئے کہا "میں کیا کر سکتا ہوں؟"

"ناصر جیسے دو سال پہلے تھا اب بھی ویسے ہی ہے اور اگلے دو سالوں میں مزید بے وقوف ہو جائے گا۔"

ڈاکٹر داؤد نے سوچتے ہوئے جواب دیا "لیکن اس کا انحصار تم پر ہے کہ تم کتنے عقلمند ہو؟"

ذکی نے پوچھا "آپ کا کیا مطلب ہے؟ میں سکول میں اچھے نمبر لیتا ہوں جبکہ یہ شروع بھی نہیں کر سکتا"

ڈاکٹر داؤد نے کہا "اگر تم اتنے عقلمند ہو تو پھر تم ناصر کی زندگی بہتر کرنے میں واقعی مدد کر سکتے ہو۔ پھر تم دونوں زیادہ خوش ہوں گے اور تمہارے پاس باہر جا کر کھیلنے کے لئے زیادہ وقت ہوگا۔"

ذکی نے پوچھا "میں یہ کیسے کر سکتا ہوں؟"

ڈاکٹر داؤد نے کہا "پہلے میں تمہارے والدین سے بات کروں گا۔"

اس شام ڈاکٹر داؤد دوبارہ آیا اور بہت دیر تک ذکی کے والدین کے ساتھ بات کی اس نے کہا "میں آپ کو ناصر کے لئے کوئی دوا نہیں دے سکتا کیونکہ اس کی ذہنی معذوری

ٹھیک کرنے کے لئے کوئی دوا نہیں ہے۔ بہترین ڈاکٹر بھی کچھ نہیں کر سکتے لیکن آپ کے اپنے گھر میں جواب موجود ہے۔ اگر آپ کے پاس وقت ہو اور صبر سے کام لیں تو آپ ناصر کو بہت کچھ سکھا سکتے ہیں۔" ذکی کے والد نے کہا "یہی تو مسئلہ ہے ہمارے پاس گھر پر زیادہ وقت نہیں ہوتا میں ناصر کو دکان پر نہیں رکھ سکتا۔ وہاں وہ ہر چیز نیچے گراتا ہے اس کی ماں سکول پر ہوتی ہے پھر ہمارے لئے کھانا پکاتی ہے اور بعد میں ٹیوشن پڑھاتی ہے۔ ہم کام نہیں چھوڑ سکتے، ورنہ ہم کھا نہیں سکیں گے اور کرایہ ادا نہیں کر سکیں گے۔"

ڈاکٹر داؤد نے کہا "لیکن ذکی کے پاس وقت ہے وہ ناصر کو بہت کچھ سکھا سکتا ہے۔ ایک مہینے کے لئے آزمالیں میں آپ کو شروع کرنیکا طریقہ بتادوں گا۔"

اس طرح ذکی ناصر کا استاد بن گیا۔ لیکن اس نے خود بھی بہت ساری چیزیں سیکھیں۔ اس نے ناصر کو کپڑے پہننا سکھانا شروع کیا۔ یقیناً ذکی کو معلوم تھا کہ قمیض کس طرح پہنی جاتی ہے آپ صرف اٹھا کر پہن لیتے ہیں لیکن ناصر کو سکھاتے وقت اس کو احساس ہوا کہ یہ اتنا آسان نہیں پہلے آپ کو قمیض کا اگلا اور پچھلا حصہ معلوم ہونا چاہیئے۔ پھر بڑا سوراخ معلوم کر کے اس میں اپنا سر ڈالنا چاہیئے پھر ایک بازو دائیں آستین میں اور دوسرا بازو بائیں آستین میں ڈالنا چاہیئے۔ اس کے بعد آپ پوری قمیض نیچے کھینچ لیتے ہیں۔

پھر ناصر کو خود کھانا کھانا سکھانا تھا۔ آپ کے خیال میں کھانا کھانا آسان ہوتا ہوگا لیکن ناصر نے قدم بہ قدم یہ سیکھنا تھا کہ کس طرح روٹی سے نوالہ توڑ کر اس پر سالن لگائے اور اس کو چبا کر نگل جائے۔ ناصر نے بہت مرتبہ دہرانے اور حوصلہ افزائی کے بعد ہر قدم سیکھا۔ ذکی ڈاکٹر داؤد کا مطلب سمجھ گیا تھا۔ ناصر کو سکھانے کے لئے اس کو زیادہ عقلمند ہونا چاہیئے تھا۔ لیکن جب ناصر کسی چھوٹے مرحلے میں کامیاب ہو جاتا تو وہ دونوں اتنا خوش ہوتے کہ انہیں اپنی محنت ضائع ہوتی نہیں دکھائی دیتی تھی۔

چند مہینوں کے بعد ڈاکٹر داؤد ذکی کے گھر کے پاس سے گذر رہا تھا۔ ذکی دوڑتا ہوا اس کے پاس آیا اور بولا "ڈاکٹر صاحب جلدی میرے ساتھ اندر آئیں۔" ڈاکٹر داؤد یہ سوچ کر تیزی سے اندر آیا کہ شاید کوئی بہت زیادہ بیمار ہے۔ لیکن اس نے دیکھا کہ ناصر اپنی کرسی میں بیٹھ کر مسکرا رہا ہے۔ ڈاکٹر نے پوچھا "کیا ہوا ہے؟" ذکی اتنا خوش تھا کہ اس سے بولا نہیں جا رہا تھا "ڈاکٹر صاحب ناصر نے پورا جملہ کہا ہے اس سے پہلے اس نے کبھی دو سے زیادہ الفاظ ایک ساتھ نہیں بولے اس نے ابھی کہا۔ ذکی ناصر کو ٹافی دو۔ میں کئی مہینوں سے اس کو بولنا سکھا رہا ہوں۔ آخر کار یہ بول سکتا ہے۔"

ڈاکٹر داؤد نے مسکرا کر کہا "میرے خیال میں تم اپنے بھائی کو پہلے سے زیادہ پسند کرتے ہو۔"

بچوں کے مابین سرگرمی:

بچوں کی بینائی اور سماعت معلوم کرنا:

پس منظر کی بحث

کچھ بچے دوسرے بچوں کی طرح عمدگی سے دیکھ اور سن نہیں سکتے۔ ہمیں اکثر اس کے بارے میں معلوم نہیں ہوتا اور بچہ خود کچھ نہیں بتاتا۔ لیکن چونکہ بچہ استاد کو سن نہیں سکتا یا بلیک بورڈ دیکھ نہیں سکتا، اس لئے ہو سکتا ہے کہ دوسروں کی طرح جلدی سے سیکھ نہ سکے۔ اس لئے وہ کونے میں چھپنے کی کوشش کر سکتا ہے۔ ہم اس کو استاد کے قریب بٹھا کر اس کی مدد کر سکتے ہیں۔

جو چھوٹے بچے اچھی طرح سن نہیں سکتے وہ دوسروں کی طرح جلدی بولنا یا سمجھنا نہیں سیکھ سکتے۔

اس سرگرمی میں سکول کے بچے یہ معلوم کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ کونسے بچے اچھی طرح دیکھ یا سن نہیں سکتے اور ان کی ضروریات کیا ہیں۔

بچوں کو یہ مسئلہ سمجھنے میں مدد دینا:

بچوں کو ایسے مسائل کے بارے میں سوچنے پر مجبور کرنے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ ایسے سوالات پوچھے جائیں:

☆ کیا آپ کسی کو جانتے ہیں جو اچھی طرح دیکھ یا سن نہیں سکتا؟

☆ کیا ان لوگوں کے ساتھ آپ کا رویہ مختلف ہوتا ہے؟ کیوں؟

☆ اگر آپ اچھی طرح دیکھ یا سن نہ سکتے تو کیسا محسوس کرتے؟

بچوں کو خراب سماعت کی مشکلات سمجھنے میں مدد دینے کے لئے کھیل

کھیل: سنو سنو

تمام بچے تین منٹ تک خاموش رہتے ہیں۔ وہ اپنی اردگرد آوازیں بہت احتیاط سے سنتے ہیں۔ جو کچھ انہوں نے سنا ہوتا ہے بعد میں وہ سب چیزیں لکھ لیتے ہیں یا ان کی تصاویر بنا لیتے ہیں۔

کھیل: آپ نے کیا کہا؟

ایک بچہ اپنے کان بند کر لیتا ہے جبکہ ایک اور بچہ باقی گروپ کو ایک مزاحیہ کہانی سناتا ہے۔ پھر ان بچوں میں سے ایک بچہ استاد کی اداکاری کرتا ہے اور سب سے، بشمول اس بچے کے جس نے اپنے کان بند کئے تھے، کہانی کے بارے میں سوالات کے جوابات پوچھتا ہے۔ آخر میں وہ اس سے پوچھتے ہیں کہ وہ کہانی نہ سن کر کیسا محسوس کر رہا ہے۔"

بچوں سے پوچھیں کہ جو بچہ اچھی طرح سن نہیں سکتا اس کی مدد کے لئے وہ کیا کر سکتے ہیں۔ ان کی تجاویز میں مندرجہ ذیل چیزیں شامل ہو سکتی ہیں:

☆ بچے کو آگے، استاد کے قریب بٹھایا جائے۔

☆ ہر ایک یہ خیال کرے کہ آہستہ، واضح اور اونچی آواز میں بولے (مگر چیخنا نہیں چاہیئے)

☆ اگر بچہ بہت کم سنتا ہے یا بالکل نہیں سن سکتا تو اشاروں کی زبان استعمال کریں۔

☆ لوگوں کے منہ دیکھ کر ان کی بات سمجھنے کی کوشش کریں۔ اگر آپ الفاظ نہیں سنتے تو یہ آسان نہیں ہوتا۔ بچوں کو کوشش کرنے دیں۔

کھیل: الفاظ کے بغیر بولنا

جو بچے بہت کم سنتے ہیں یا بالکل نہیں سن سکتے۔ اکثر نہیں بول سکتے۔ اس کی وجہ یہ نہیں ہوتی کہ وہ بے وقوف ہوتے ہیں بلکہ اس لئے کہ بولنا سیکھنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ سن سکیں۔ اس کھیل سے بچوں کو ایسے بچے کی مشکلات سمجھنے میں آسانی ہوگی جو بول نہیں سکتا اور بچوں کو ایسے نئے خیالات آئیں گے کہ جو بچہ سن نہیں سکتا اس کے ساتھ الفاظ کے بغیر بات کر سکیں۔

ایسا کھیل کھیلیں کہ ایک شخص الفاظ کے بغیر، صرف اداکاری سے دوسروں کو کوئی چیز سمجھاتا ہے۔ دوسرے یہ اندازہ لگانے کی کوشش کریں گے کہ وہ کیا کہنا چاہتا ہے" مجھے پانی

کا ایک گلاس چاہئے" جیسے آسان جملے کی اداکاری سے شروع کیا جاسکتا ہے۔ بچے یہ اندازہ لگانے کی کوشش کرتے ہیں کہ رہنما کیا کر رہا ہے۔ اس کے بعد بچوں کو باری باری مختلف چیزوں اور خیالات پر اداکاری کرنے دیں۔ ایسے آسان جملوں سے شروع کریں:

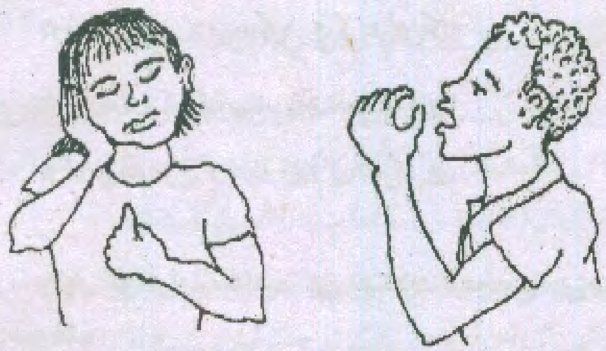

☆ میں سونا چاہتا ہوں۔

☆ گیند مجھے دے دو۔

اور ایسے زیادہ مشکل جملوں کی طرف بڑھیں:

☆ میں اپنا راستہ بھول چکا ہوں اور اپنا گھر نہیں تلاش کر سکتا۔

☆ میں نے ایک برا خواب دیکھا ہے۔

کھیل کے بعد بحث:

☆ کیا بغیر بات کئے سمجھانا مشکل تھا؟

☆ جب کوئی بھی آپ کو نہیں سمجھ رہا تھا تو آپ کیسا محسوس کر رہے تھے؟

☆ دوسرے بچوں کو اپنی بات سمجھانے میں مدد دینے کے لئے انہوں نے آپ کی مدد کے لئے کیا کیا؟

☆ کیا وہ کچھ زیادہ کر سکتے تھے؟ کیا؟

☆ جو بچے اپنی بات پہنچانے کے لئے بول نہیں سکتے۔ آپ ان کی مدد کس طرح کر سکتے ہیں؟

بچوں کو بہروں کے لئے اشاروں کی زبان سکھائیں۔ یہ اس کھیل کی طرح ہے جس میں بچے اپنے ہاتھوں کے ذریعے بات کرتے ہیں۔ اشاروں کی زبان کی ایک قسم میں زیادہ تر حروف استعمال ہوتے ہیں۔ ایک اور قسم، جس کو بہرے افراد ایک دوسرے سے بات کرنے کے لئے ترجیح دیتے ہیں میں مختلف کاموں اور چیزوں کے لئے اشارے استعمال ہوتے ہیں۔

امریکہ میں استعمال ہونے والی حروف والی اشاروں کی زبان

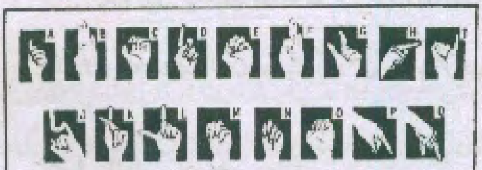

اگر سکول یا گاؤں میں کوئی بہرہ بچہ موجود ہے تو اس بچے کو اشارے سیکھنے میں مدد دینے کے لئے شاید دوسرے بچے دلچسپی لے سکتے ہیں۔ یا بہرے بچے کے ساتھ بات کرنے کے قابل ہونے کیلئے وہ خود سیکھ سکتے ہیں۔

اگر جماعت میں ایک یا دو بچے اشاروں کی زبان سیکھ سکیں اور پھر بولے گئے الفاظ کو اشاروں کی زبان میں بیان کر سکیں تو بہرے بچے زیادہ سیکھ سکتے ہیں اور سکول اور معاشرے میں زیادہ بھرپور حصہ لے سکتے ہیں۔ اشاروں کی زبان کے بارے میں باب 31 پڑھیں۔

خراب بینائی کے مسائل سمجھنے کے لئے بچوں کی مدد کیلئے کھیل:

کھیل آنکھ مچولی

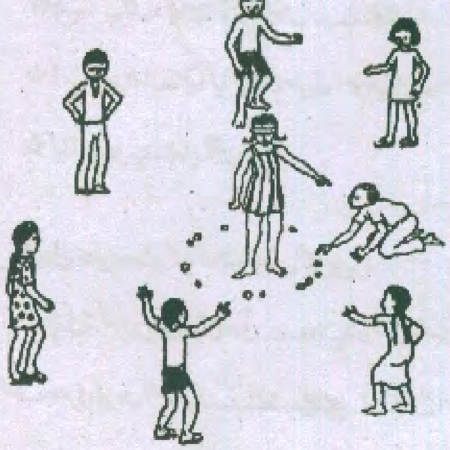

اس کھیل کے ذریعے بچوں کو اچھی سماعت کی اہمیت اور خراب بینائی کی مشکلات، دونوں سمجھنے میں مدد مل سکتی ہے۔

☆ بچے ایک دائرہ بنا لیتے ہیں۔ ایک بچے کی آنکھیں باندھی جاتی ہیں اور وہ درمیان میں کھڑا ہوتا ہے۔ اس کے پیروں کے ارد گرد چھوٹے پتھر اور دوسری چھوٹی اشیاء پڑی ہوتی ہیں۔

☆ دوسرے بچے ایک ایک کر کے دبے پاؤں یہ چیزیں چرانے کی کوشش کرتے ہیں۔

☆ درمیان میں کھڑا بچہ اگر چور کو سن لیتا ہے تو وہ اس کی طرف اشارہ کرتا ہے اور وہ کھیل سے خارج ہو جاتا ہے۔

☆ مقصد یہ ہوتا ہے کہ سنے بغیر کون زیادہ اشیاء چرا سکتا ہے۔

کھیل: دھندلی نظر:

مندرجہ ذیل کئی طریقوں میں سے ایک کے ذریعے ایک یا زیادہ بچوں کی نظر عارضی طور پر دھندلا دی جاتی ہے۔

موٹے شیشے

جس بچے کو عینک کی ضرورت نہیں ہوتی اس کو کسی کی نظر کی عینک پہنائیں۔

یا اس کی آنکھوں کے اوپر کوئی ایسی چیز چڑھائیں جس میں ہلکا نظر آتا ہے۔

یہ چھوٹے حروف پڑھنے کے لئے مجھے بہت قریب آنا پڑے گا۔ اس طرح!

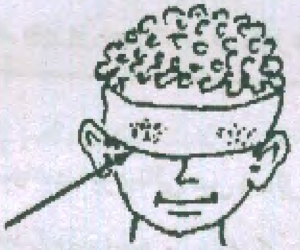

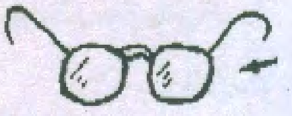

بچے کو مختلف سائز والے حروف کی کتاب پڑھنے کے لئے دیں۔ یہی چیز بلیک بورڈ پر بھی کریں۔ اس کو کیا مسئلہ ہے؟ اس کو کتنا قریب ہونا پڑتا ہے؟ کیا وہ دوسرے بچوں کی طرح عمدگی سے اپنی کتاب اونچی آواز میں پڑھ سکتا ہے؟

کھیل: ساتھی کی آنکھوں پر پٹی باندھنا

بچے جوڑوں میں ہوتے ہیں۔ ایک کی آنکھوں پر پٹی بندھی ہوتی ہے۔ دوسرا اس کا رہنما ہوتا ہے۔ رہنما بندھی آنکھوں والے بچے کو اپنے ساتھ لیکر چلتا ہے وہ اس کا خیال رکھتا ہے اور اس کو مختلف چیزوں کو ہاتھ لگانے دیتا ہے۔

کھیل کے بعد بات کریں:

☆ جب آپ نہیں دیکھ سکتے تو کیسا محسوس کر رہے تھے؟

☆ آپ کے رہنما نے ایسا کیا کیا تھا جو مفید تھا؟ جو مفید نہیں تھا؟ وہ کیا بہتر کر سکتا تھا؟

☆ کیا آپ کو اپنے رہنما پر یقین تھا؟

کھیل: دوست کو محسوس کریں

ایک بچے کی آنکھوں پر پٹی بندھی ہوتی ہے۔ وہ اپنے دوستوں کو محسوس کر کے انہیں پہچاننے کی کوشش کرتا ہے۔

مختلف دوسری چیزوں کو محسوس کرنے کے ذریعے پہچاننے کے لئے اس کھیل میں استعمال کیا جاسکتا ہے۔

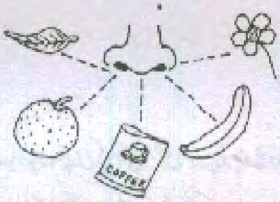

کھیل: کس چیز کی خوشبو ہے؟

بچوں کی آنکھوں پر پٹیاں باندھ لیں اور ان سے کہیں کہ خوشبو کے ذریعے مختلف چیزوں کو پہچانیں۔ مثلاً مالٹا، چائے کی پتی، کیلا اور مقامی جڑی بوٹیاں

جب بچے یہ کھیل کھیل چکے ہوں تو انہیں بتائیں کہ اندھے لوگوں میں سننے، محسوس کرنے اور سونگھنے کے ذریعے چیزیں پہچاننے کی غیر معمولی صلاحیت ہوتی ہے۔

یہ معلوم کرنا کہ کن بچوں کی سماعت اور بینائی میں مسائل ہیں:

اگر بچہ اچھی طرح دیکھ یا سن نہیں سکتا تو جلد از جلد معلوم کرنا ضروری ہوتا ہے۔ بڑی عمر کے بچے اپنے چھوٹے بہن بھائیوں کو آسان طریقوں سے آزما سکتے ہیں۔ ایک جماعت یا بچوں کا گروپ بھی اپنے سے چھوٹے بچوں کی سماعت یا بینائی معلوم کر سکتے ہیں۔

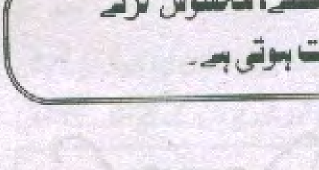

4مہینے یا اس سے زیادہ عمر کے بچوں کی سماعت آزمانا:

☆ آپ اس بات کا جائزہ لے سکتے ہیں کہ کیا چھوٹا بچہ مختلف آوازوں پر ردعمل دکھاتا ہے۔ بچہ حیران ہو سکتا ہے، کوئی حرکت کر سکتا ہے یہ بھی دیکھیں کہ جب بچہ اپنی ماں کو نہیں دیکھ رہا ہوتا تو کیا اس کی آواز پر ردعمل دکھاتا ہے۔

☆ پانچ یا چھوٹے پتھروں سے جھنجھنا بنائیں۔ دبے پاؤں آ کر بچے کے سر کے پیچھے اسکو ہلائیں۔ پہلے ایک جانب اور پھر دوسری جانب۔ دیکھیں کہ کیا بچہ حیران ہوتا ہے۔

☆ پھر کمرے کے مختلف حصوں سے بچے کا نام پکاریں۔ دیکھیں کہ کیا بچہ ردعمل دکھاتا ہے۔

☆ یہ دیکھنے کے لئے کہ کیا بچہ ایک قسم کی آوازیں سنتا ہے اور دوسری قسم کی آوازیں نہیں سنتا، بچے کے ایک جانب اس سے بازو کے فاصلے پر دور بیٹھیں۔ جب وہ نہیں دیکھ رہا ہو تو مختلف قسم کی آوازیں نکالیں۔ اونچی اور آہستہ آواز سننے کی صلاحیت معلوم کرنے کے لئے مختلف آوازیں نکالیں۔

اگر بچہ ان میں سے کسی بھی آواز پر حیران نہیں ہوتا یا اپنا سر نہیں گھماتا تو اس کی سماعت میں شدید مسئلہ ہو سکتا ہے۔

اگر وہ مخصوص آوازوں پر ردعمل دکھاتا ہے لیکن دوسروں پر نہیں دکھاتا تو اس میں سے کچھ صلاحیت موجود ہے۔ لیکن وہ زبان اچھی طرح نہیں سمجھ سکتا۔ کیونکہ وہ الفاظ کو علیحدہ نہیں سمجھ سکتا۔ نتیجتاً وہ دوسرے بچوں کی طرح جلدی یا واضح نہیں بول سکے گا اور اس کو خصوصی مدد کی ضرورت ہوگی۔ (باب 31 دیکھیں)

چھوٹے بچوں کی سماعت آزمانا (ایک کھیل)

☆ بڑی عمر کا ایک بچہ چھوٹی عمر کے بچوں کی قطار سے 20 گز کے فاصلے پر کھڑا ہوتا ہے۔

☆ ہر بچے کے پیچھے بڑی عمر کا ایک بچہ پنسل اور کاغذ لیکر کھڑا ہوتا ہے۔

☆ پہلا بچہ بہت اونچی آواز میں کسی جانور کا نام پکارتا ہے۔

☆ چھوٹے بچے اپنے بڑے ساتھیوں کو وہ نام سرگوشی میں بتاتے ہیں۔

☆ بڑی عمر کے بچے وہ لکھ لیتے ہیں۔

☆ پھر پہلا بچہ دوسرے جانوروں کے نام لیتا ہے۔ ہر ایک آہستہ ہوتی ہوئی آواز میں۔ آخر میں وہ سرگوشی کر کے نام پکارتا ہے۔

☆ جب تقریباً دس جانوروں کے نام پکارے جا چکے ہوں اور جو الفاظ چھوٹے بچوں نے سنے ہوں وہ لکھے جا چکے ہوں، تو مختلف بچوں کی فہرستوں کا موازنہ کریں۔

☆ دو یا تین مرتبہ یہ دہرائیں۔

☆ جس بچے نے بھی دوسروں جتنے الفاظ نہیں سنے یا ان کو صحیح طرح نہیں سنا تو ممکن ہے اس کی سماعت میں مسئلہ ہو۔

خراب سماعت والے بچے کے لئے کیا کیا جائے؟

☆ بچے کو کلاس میں آگے بیٹھنے دیں۔ جہاں وہ بہتر سن سکے۔

☆ ہر ایک کو واضح اور اونچی آواز میں بولنا چاہیئے۔ لیکن چیخنا نہیں چاہیئے کیونکہ چیخنے سے الفاظ کم واضح ہوتے ہیں۔ اس بات کو یقینی بنانے کے لئے کہ بچہ سمجھ رہا ہے وقتاً فوقتاً معلوم کرتے رہیں۔

☆ چیزیں دہرانے اور اگر ضرورت ہو تو سمجھانے کے لئے کمزور سماعت والے ہر بچے کے ساتھ اچھی سماعت والا بچہ بٹھائیں۔

☆ جب آپ بچے سے بات کر رہے ہوتے ہیں تو ہمیشہ اس کی طرف دیکھنے کی کوشش کریں۔

☆ اگر ممکن ہو تو ہیلتھ ورکر سے بچے کا معائنہ کروائیں۔ خصوصاً اگر اس کے کان میں پیپ ہو یا اکثر کان میں درد ہوتا ہو۔

بچے اپنے بہن بھائیوں کے کانوں کی دیکھ بھال میں کس طرح مدد کر سکتے ہیں؟

وہ باقاعدگی سے دیکھ سکتے ہیں تاکہ یہ تسلی کی جا سکے کہ کانوں کے اندر پیپ یا چھوٹی اشیاء تو نہیں ہیں۔ اگر انہیں کچھ نظر آ جائے تو انہیں چاہیئے کہ کسی بزرگ کو بتائیں جو بچے کو ہیلتھ ورکر یا ڈاکٹر کے پاس لے جائے۔

سماعت کے ایسے کھیل جو بچے چھوٹی عمر کے بچوں کے ساتھ کھیل سکتے ہیں۔

اکثر بہرے بچے کچھ چیزیں سن سکتے ہیں۔ انہیں سننا سیکھنے میں مدد کی ضرورت ہوتی ہے۔ چھوٹے بچوں کو سننے اور سیکھنے میں مدد دینے کے لئے بچے نئے کھیل ایجاد کر سکتے ہیں۔

مثلاً

☆ چھوٹے بچوں کے آگے گیت گائیں اور دوسرے بچوں کو گیت سکھائیں۔

☆ انہیں کہانیاں سنائیں اور کہانی میں مختلف لوگوں کی طرح آوازیں تبدیل کریں۔ اونچی، آہستہ، غصے میں وغیرہ

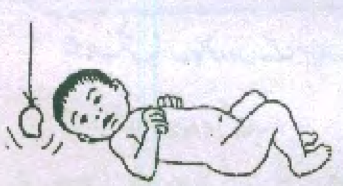

یہ دیکھنا کہ کیا بچہ دیکھ سکتا ہے (تین مہینے کی عمر سے زیادہ کے بچے کیلئے)

☆ بچے یہ دیکھ سکتے ہیں کہ کیا بچہ اپنے آگے رکھی ہوئی چیز کو دیکھنا شروع کرتا ہے، اپنی آنکھوں سے اسکا پیچھا کرتا ہے، ماں کا چہرہ دیکھ کر مسکراتا ہے اور بعد میں اپنے سامنے رکھی ہوئی چیزوں کی طرف ہاتھ بڑھاتا ہے۔

☆ بچے کے چہرے کے آگے ایک شوخ رنگ کی چیز لٹکائیں اور اس کو دونوں طرف ہلائیں۔ کیا بچہ اپنی آنکھوں یا سر سے اس کا پیچھا کرتا ہے؟

اگر نہیں تو اندھیرے کمرے میں بچے کے چہرے کے آگے جلتی موم بتی یا ٹارچ ہلائیں۔ دو یا تین مرتبہ دہرائیں۔

اگر بچہ اپنی آنکھوں یا سر سے اس چیز کا پیچھا نہیں کرتا تو غالباً وہ نہیں دیکھ سکتا۔ اس کو بغیر دیکھے کام کرنا اور ایک جگہ سے دوسری جگہ حرکت کرنا سیکھنے میں خصوصی مدد کی ضرورت ہوگی۔ دوسرے بچے مدد کر سکتے ہیں۔ (باب 30 دیکھیں)

یہ معلوم کرنا کہ بچے کتنا عمدہ دیکھ سکتے ہیں (4 سال کے اور اس سے بڑے)

بڑی عمر کے بچوں کا گروپ آنکھوں کا چارٹ بنا سکتے ہیں۔ وہ مختلف سائز کے کالے E کاٹ کر سفید گتے پر لگا سکتے ہیں۔

میکسیکو میں بچے آنکھوں کا چارٹ بناتے ہوئے۔

گتے یا دوسری ... سے ایک بڑی E کی شکل بھی بنائیں۔

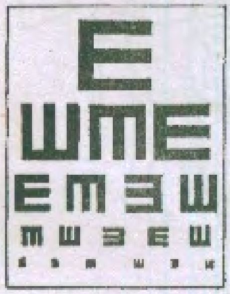

6 س م اونچا
4 1 س م
3 س م
1 1 س م
7 م م

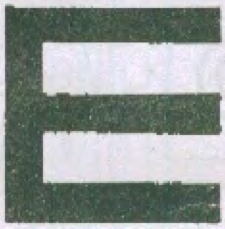

پہلے بچوں کو ایک دوسرے کو ٹیسٹ کرنے دیں۔ چارٹ کو ایسی جگہ پر لٹکائیں جہاں روشنی اچھی ہو۔ پھر چارٹ سے چھ میٹر کے فاصلے پر لکیر کھینچیں جس بچے کو ٹیسٹ کیا جائے گا وہ کٹا ہوا E لیکر لکیر کے پیچھے کھڑا ہوگا۔ ایک اور بچہ اوپر سے شروع کر کے مختلف E کی طرف اشارہ کریگا۔

جس بچے کو ٹیسٹ کیا جا رہا ہو اس سے کہیں کہ اپنے ہاتھ میں E کو اس انداز سے پکڑیں جس طرح اس کی ٹانگیں چارٹ میں دی گئی ہیں۔

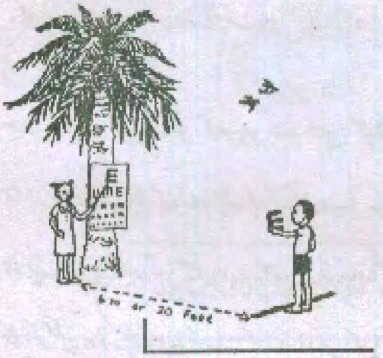

6 میٹر
یا 20 فٹ

اگر بچہ نچلی سطر میں مختلف E آسانی سے دیکھ سکتا ہے تو اس کی نظر ٹھیک ہے۔ اگر اس کو دوسری یا تیسری سطر دیکھنے میں دشواری ہوتی ہے تو اس کی نظر کمزور ہے۔

☆ ٹیسٹ کو زیادہ پر لطف بنانے کے لئے آپ E کی شکل میں گھوڑے بنا سکتے ہیں۔

☆ مختلف سائز کے گھوڑے استعمال کرتے ہوئے 5 کارڈ بنائیں۔ گھوڑوں کے سائز وہی ہونے چاہئیں جو اس صفحے کے اوپر دیئے گئے چارٹ میں E کے ہیں۔

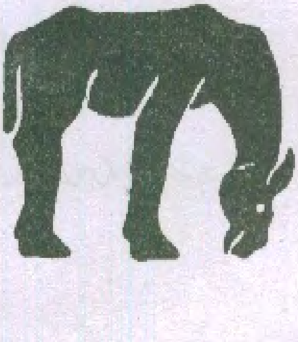

☆ یا C والا چارٹ استعمال کریں۔ بچے سے کہیں کہ چارٹ پر مختلف C کی حالت کے مطابق ہاتھ میں نعل پکڑے۔ یا آپ کو بتائے کہ ہر C کیلئے نعل کس طرح جا رہا ہے۔

ایسے بچے جن کا ذہن سست ہو، بہرے ہوں یا جن کو بات چیت میں مسئلہ ہو، انہیں آزمانے کے لئے آپ مختلف ایسی چیزوں کی تصاویر استعمال کر سکتے ہیں جنہیں وہ پہچان سکتے ہیں۔ ایک وقت میں ایک تصویر اٹھا کر بچے سے کہیں کہ اس کا نام پکارے یا اس چیز کی تصویر یا حقیقی چیز کی طرف اشارے کرے۔ مثلاً آپ ایسی تصویروں کے کارڈ کا سیٹ بنا سکتے ہیں۔

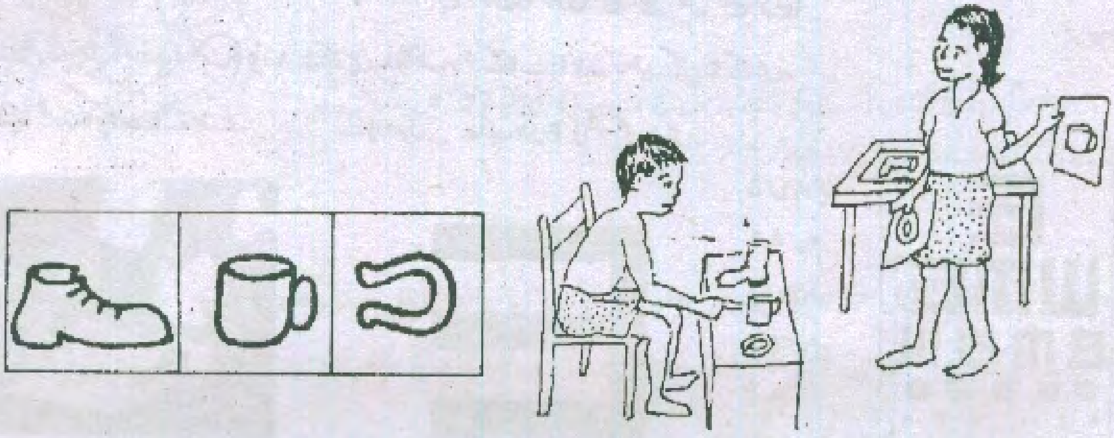

جب بچے ایک دوسرے کے ٹیسٹ کی مشق کر چکے ہوں تو وہ اپنے سے کم عمر کے بچوں کی نظر کا ٹیسٹ کر سکتے ہیں۔

جب بچے کی نظر کمزور ہو اس کیلئے کیا کرنا چاہیئے:

☆ اس بات کو یقینی بنائیں کہ وہ بلیک بورڈ کے قریب آگے بیٹھے۔

☆ بلیک بورڈ پر بڑا اور گہرا لکھیں اور دیکھتے رہیں کہ کیا وہ لکھی ہوئی چیز پڑھ سکتا ہے۔

☆ اگر ممکن ہو تو بچے کو مزید ٹیسٹ کے لئے ڈاکٹر کے پاس لے جائیں۔ ہو سکتا ہے اس کو عینک کی ضرورت ہو۔

☆ اگر اس کو عینک نہیں مل سکتی تو اس کے لئے میگ نیفائنگ شیشے کا انتظام کریں اس سے اس کو چھوٹے حروف پڑھنے میں مدد مل سکتی ہے۔

☆ اگر اس نے پڑھنا اور لکھنا اس لئے نہیں سیکھا کیونکہ وہ اچھی طرح دیکھ نہیں سکتا تو اس کو بڑے حروف سے سکھائیں۔

☆ اگر بچے کو ابھی بھی پڑھنے میں دشواری ہو تو کسی اور بچے سے کہیں کہ اونچی آواز میں اس کی کتابیں اس کو پڑھ کر سنائے۔

مسائل کی علامات کیلئے ایک دوسرے کی آنکھیں دیکھنا:

بچوں میں دلچسپی پیدا کرنے کے لئے سوالات سے شروع کریں۔ مثلاً

☆ کیا آپ کی آنکھیں آپ کے ہم جماعتوں جیسی ہیں؟ چمکدار؟ واضح؟

☆ آپ کے چھوٹے بہن بھائیوں کی آنکھیں کیسی ہیں؟

☆ کیا آپ اندھیرے میں اچھی طرح دیکھ سکتے ہیں؟ یا کیا آپ اکثر رات کو ٹھوکر کھاتے ہیں؟

☆ کیا بچے کی آنکھیں بے رونق ہوتی ہیں؟ کیا ان میں کوئی غیر معمولی دھبے یا جھریاں ہیں؟ اگر ایسا ہے تو ہیلتھ ورکر یا ڈاکٹر سے ملیں۔

دنیا کے مختلف حصوں میں کئی بچے اس لئے اندھے ہو جاتے ہیں کیونکہ وہ آنکھوں کو توانا رکھنے والی غذائیں نہیں کھاتے۔ پیلے پھل یا گہرے سبز رنگ کے پتوں والی سبزیاں کھانے سے آنکھوں کی حفاظت میں مدد ملتی ہے۔ کھانے میں پکانے کا تیل زیادہ استعمال کرنا بھی مفید ہوتا ہے۔

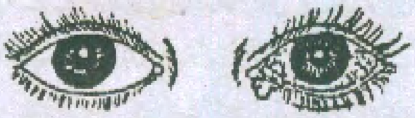

اگر بچوں کی آنکھیں سرخ یا سوجھی ہوں تو صاف پانی میں تھوڑا نمک ڈال کر اس سے بار بار دھویا جا سکتا ہے۔ (پانی آنسوؤں سے زیادہ نمکین نہیں ہونا چاہئے) اس سے آنکھیں بہتر ہونے اور مکھیاں دور رکھنے میں مدد مل سکتی ہے۔ اگر آنکھیں جلدی ٹھیک نہ ہوں تو ہیلتھ ورکر یا ڈاکٹر سے مشورہ کریں۔

آنکھوں کے مسائل اور اندھے پن کے بارے میں مزید معلومات کے لئے باب 30 دیکھیں۔

☆☆☆☆☆☆☆